ماہنامہ

# نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد

لالہ در ویرانہ ہا کارید و رفت

در زمین کربلا بارید و رفت

تا قیامت قطع استبداد کرد

موج خون او چمن ایجاد کرد

# مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کے ساتھ تعاون کی اپیل

بحمد للہ مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کو مختصر مدت میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، مخلص کارکنوں کی سعی مسلسل اور جذبہ ایمانی سے سرشار اہل صوفیہ نوربخشیہ کے مالی اور جانی تعاون کی بدولت زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ آج یہ عظیم الشان دینی درسگاہ سیکڑوں نوربخشی طلباء وطالبات کو قرآن وحدیث، تفسیر وفقہ فلسفہ ومنطق صرف ونحو اور تصوف وعرفان کی اعلیٰ تعلیم اور تربیت دینے میں مصروف ہے۔ مدرسہ تمام اقامتی طلباء کی خوراک، پوشاک، رہائش اور علاج معالجہ کا مفت بندوبست کرتا ہے۔ مدرسے کا نصاب تعلیم فی الحال پانچ سالہ کورس پر محیط ہے۔ پانچ سال کی تکمیل اور داخلی امتحان میں کامیابی پر طالب علم کو فاضل عربی کے امتحان میں شامل کیا جاتا ہے۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ بی۔اے کی سطح تک مروجہ تعلیم دلوانے اور یونیورسٹی کے امتحان میں شمولیت کا بندوبست بھی ہے۔ انجمن فلاح وبہبود صوفیہ نوربخشیہ سکردو کے اراکین کی پرخلوص جدوجہد کے نتیجے میں مدرسے کے لئے جدید دو منزلہ عمارت تعمیر ہو چکی ہے جہاں طلباء کے لئے ہوسٹل اور کلاس روم دونوں موجود ہیں۔ اس مدرسہ کی کامیابی اور استحکام میں بلتستان کے نوربخشی ملازمین اور کاروباری حضرات کا بھی بڑا حصہ ہے۔ امید ہے کہ یہ درسگاہ مستقبل قریب میں مسلک پاک صوفیہ نوربخشیہ اور دین اسلام کا مضبوط نظریاتی قلعہ ثابت ہوگا۔ ہم پاکستان کے دیگر شہروں اور بیرونی ملکوں میں مقیم اہل نوربخشیہ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے فطرہ، زکواۃ اور صدقات سے اس دینی ادارے کے ساتھ تعاون کرکے حمیت دینی کا ثبوت دیں۔

تعاون کی طالب

انجمن فلاح وبہبود صوفیہ نوربخشیہ (رجسٹرڈ) سکردو

اکاؤنٹ نمبر BDA-023 زرعی ترقیاتی بینک سکردو

## اطلاع عام

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو میں نئے تعلیمی سال کے لئے داخلہ جاری ہے۔ خواہشمند طلباء جو درج ذیل کوائف پر پورے اترتے ہوں مدرسہ میں داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

۱۔ ناظرہ قرآن پڑھا ہوا ہو۔

۲۔ کم از کم مڈل پاس ہو۔ میٹرک پاس کو ترجیح دی جائے گی

۳۔ باکردار اور جسمانی طور پر صحت مند ہو۔

مہتمم مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

# ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۴۷ — قیمت بارہ روپے — اپریل ۱۹۹۹ء

بانی: ڈاکٹر غازی محمد نعیم، مدیر: علامہ محمد بشیر، آرٹ ڈیزائننگ: جی ایچ معروفی

نوائے صوفیہ میں چھپنے والے تمام مضامین اور خبروں کی ذمہ داری مضمون نگار اور نامہ نگار حضرات پر عائد ہوتی ہے

خط و کتابت اور منی آرڈر بھیجنے کا پتہ: فلیٹ نمبر ۷ کیٹگری فور سیکٹر آئی ایٹ ون اسلام آباد پاکستان

## فہرست مضامین

تفکر و تذکر (گزشتہ سے پیوستہ)

# تلاش و تکمیل ذات

ڈاکٹر غازی محمد نعیم

## اہل گمان کا نظریہ

اہل گمان سے یہاں ہم وہ لوگ مراد لیں گے جن کا تعلق شعر و ادب اور فنون لطیفہ کے ساتھ ہے۔ یہ لوگ زندگی کا ایک جمالیاتی نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ اس طبقے سے تعلق رکھنے والوں کی ایک کثیر تعداد اہل ایمان اور اہل تعقل یعنی مذہب اور سائنس کے پیروکاروں کے نظریات سے بڑی حد تک اتفاق کرتے ہوں مگر عموماً ان کے پیش نظر زندگی کا ایک جمالیاتی تصور ہوتا ہے۔ یہ لوگ حسن کے متلاشی ہوتے ہیں اور اور کائنات کے ہر مظہر میں حسن مطلق کی نمود ڈھونڈنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ حسن اور خیر کو ہم معنی سمجھتے ہیں اور ایسی دنیا کے طلب گار ہوتے ہیں جہاں حسن، خیر، انصاف اور امن کا دور دورہ ہو۔ اس گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگ قوت عشق سے حصہ وافر پاتے ہیں اور حسن مطلق کے وصال کے متلاشی ہوتے ہیں اگر حسن مطلق کا جلوہ انہیں کل کی بجائے کسی جزو میں بھی نظر آ جائے تو وہ عموماً وہیں فریفتہ ہو جاتے ہیں اور اس کار عشق کو اپنا مقصد حیات بنا لیتے ہیں۔ یہ لوگ انتہا درجے کے انا پرست اور روایت شکن ہوتے ہیں وہ حقیقت حیات کا ذاتی ادراک چاہتے ہیں اور اسلاف کے نظریہ ہائے حیات و کائنات کو چنداں خاطر میں نہیں لاتے۔ لیکن چونکہ یہ لوگ ایک طرف ایمان بالغیب کی قوت سے محروم ہوتے ہیں اور دوسری طرف سائنسی طریق کار کو اپنانے میں تساہل برتتے ہیں اس لئے ان کا نظام فکر عموماً بے سمت ہوتا ہے۔ وہ اپنے فکر، جذبے اور تخیل کی بنیاد پر عموماً کسی مربوط نظام فکر کو تشکیل دینے سے قاصر ہوتے ہیں سوائے چند فیلسوف شعراء کے۔

حسن و خیر سے فطری رغبت رکھنے کے باعث یہ لوگ علم تصوف کی طرف زیادہ مائل نظر آتے ہیں اور اسرار کی دنیا سے محبت کرتے ہیں لیکن کسی نتیجے کے حصول سے عموماً قاصر رہتے ہیں اور اپنی ناکامی کا اظہار عموماً ایسے الفاظ کی صورت میں کرتے ہیں۔

حقیقت نہ میر اپنی کھلی گئی
شب و روز ہم نے تامل کیا
(میر تقی میر)

اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا
زندگی کاہے کو ہے خواب ہے دیوانے کا
(فانی بدایونی)

LIFE IS A TALE TOLD BY AN IDIOT.
FULL OF SOUND AND FURY
SIGNIFYING NOTHING
(WILLIUM SHAKESPEAR)

A THING OF BEAUTY IS A JOY FOR EVER
GO INTO NOTHINGNESS.
(JOHN KEATS)

ITS LOVINESS INCREASES IT WILL NEVER

یہ بات قطعی واضح ہے کہ یہ نظریہ ہائے حیات حتمی یقین پر مبنی نہیں ہیں بلکہ اعلیٰ جمالیاتی حس رکھنے والے تخلیقی اذہان کی خواہش حسن و خیر اور تلاش حقیقت کا نتیجہ ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو اپنا انفرادی نقطہ نظر عزیز ہوتا ہے اور حقیقت حیات و کائنات کو اسی مخصوص زاویہ نظر سے دیکھتے ہیں۔

## اہل تعقل یا اہل سائنس کا نظریہ

اہل سائنس کا مخصوص طریق کار مشاہدہ اور تجربہ سے نتائج اخذ کرنا ہے۔ یہ لوگ نہ تو کسی ان دیکھی چیز کو مانتے ہیں اور نہ محض ذاتی خواہش یا پسند و ناپسند کی بنیاد پر کوئی رائے قائم کرتے ہیں۔ سائنسی نظریہ ٹھوس دلائل پر مبنی ہوتے ہیں اور جب یہ نظریات مشاہدے اور تجربے سے قطعی طور پر ثابت ہو جائیں تو قانون اور کلیے بن جاتے ہیں جن پر کل عالم کے اہل سائنس کا کلی اتفاق ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ سائنس تطہیر روح کا ذریعہ نہیں ہے اور اہل سائنس نفس امارہ کی اسیری سے آزاد نہیں ہوتے تاہم محض خواہش کی بنیاد پر وہ کسی پسندیدہ ذاتی نظریے کو سائنسی حیثیت نہیں دے سکتے۔

سائنس کی حقیقی روح سے شناسائی رکھنے والے خدا کے وجود سے نہ تو انکار کرتے ہیں اور نہ اس کا اقرار کرتے ہیں کیونکہ خدا براہ راست انسانی مشاہدے اور تجربے کی زد میں نہیں آسکتا لیکن یہ کہنا صریحاً غلط ہوگا کہ اہل سائنس خدا کے وجود کے یکسر منکر ہیں۔ چنانچہ دور جدید کے مشہور ترین ہیئت دان سٹیفن ہاکنز نے بھی اپنی کتاب A BRIEF HISTORY OF TIME میں ایسے خدا کے وجود سے انکار نہیں کیا جو خالق کائنات ہو سکتا ہے۔ سائنس اور فلسفہ کے ماننے والوں کا خیال ہے کہ عدم علم علم عدم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی اپنے علم کی کمی کی وجہ سے ایک حقیقت کے وجود سے ناواقف ہو لیکن حقیقت تو بہر حال موجود ہے اور محض اس کے علم کی کمی کی وجہ سے اس حقیقت کو باطل قرار نہیں دیا جا سکتا۔

شروع شروع میں تو سائنسی انکشافات صرف حواس خمسہ کی فراہم کردہ معلومات پر مبنی تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ سائنس دانوں نے ایسے آلے ایجاد کئے جو حواس خمسہ کی قوت میں کئی گنا اضافہ کرتی تھیں ان آلہ جات کی مدد سے ایسی اشیاء کا مشاہدہ بھی ممکن ہوا جنہیں نہ تو تنہا انسانی آنکھ دیکھ سکتی تھی اور تنہا انسانی کان سن سکتے تھے۔ یعنی بہت سے ایسے حقائق جو پہلے عدم محض تھیں اب عالم وجود کا حصہ بن گئیں۔ کیا خبر کہ انسانی صلاحیتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ ایسی اور بہت سی حقیقتیں عالم وجود کا حصہ بن جائیں جو فی الوقت پردہ غیب کے پیچھے مستور ہیں۔

تاحال سائنس دانوں کو نہ تو ابتدائے حیات و کائنات کے متعلق مکمل علم حاصل ہے اور نہ وہ حیات و کائنات کے انجام کی کوئی حتمی خبر رکھتے ہیں۔ ابتدائے کائنات کے بارے میں کئی ایک سائنسی نظریات ہیں۔ مثلاً ان میں سے ایک نظریہ THE BIG BANG THEORY کہلاتا ہے جس کے مطابق کائنات کی پیدائش ایک بہت بڑے دھماکے کی صورت میں ہوئی اور یہ کہ کائنات ایک غبارے کی طرح تیزی سے پھیل رہی ہے ایک خاص جسامت کو پہنچ کر کائنات پھر سے سکڑنا شروع ہو جائے گی اور پھر آخر کار معدوم ہو جائے گی جسے THE BIG CRUNCH کا نام دیا گیا ہے۔

اس نظریہ کے مطابق ہماری دنیا جس پر دیگر حیوانات و نباتات کے علاوہ نسل انسانی آباد ہے ابتدا میں سورج کا حصہ تھی سورج جو ہماری کہکشاں MILKY WAY کا ایک ستارہ ہے ابتدا میں گیس کا ایک بڑا گولہ تھا۔ تیزی سے چکر کھانے کے نتیجے میں یہ گولہ سکڑ گیا اور آگ کی طرح گرم ہو گیا اور ایک تھالی کی شکل اختیار کر گیا۔ اس تھالی کے کنارے مرکز سے کٹ کر علیحدہ ہو گئے اور سیاروں کی شکل اختیار کر گئے جبکہ مرکزی حصہ ایک آگ کے ایک گیند نما گولے کی شکل اختیار کر گیا۔ سورج سے علیحدہ ہونے والے سیارے اس کی کشش ثقل سے آزاد نہ ہو سکے اور اسی کے گرد مختلف مداروں میں گردش کرنے لگے۔ ان میں سے ایک سیارہ ہماری دنیا ہے۔ یہ سیارہ سورج سے مناسب فاصلے پر ہونے کے باعث ایک خاص درجہ حرارت رکھتا ہے جو افزائش حیات کے لئے موزوں ہے۔

زندگی کا آغاز غیر نامیاتی مادوں کے باہمی تعامل کی وجہ سے ہوا اور اس کے نتیجے میں نامیاتی مادے وجود میں آئے۔ اس سارے عمل میں پانی کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں بھی ارشاد ہوا ہے کہ ہم نے تمام ذی حیات اشیاء کو پانی سے پیدا کیا۔

لاکھوں سالوں کے ارتقاء کے نتیجے میں یہ نامیاتی مادے پیچیدہ تر شکلیں اختیار کرتے چلے گئے اور زندگی جس کی ابتدا سمندروں میں ہوئی تھی اب خشکی پر بھی آکر آباد ہو گئی۔ مختلف انواع کے جاندار پیدا اور معدوم ہوتے رہے۔ وہ ذی حیات چیزیں جو بدلتے ہوئے ماحول کے مطابق خود کو ڈھالنے کی صلاحیت رکھتے تھے نہ صرف عدم سے ہمکنار ہونے سے بچ گئے بلکہ روزافزوں ترقی کے نتیجے میں وہ برتر اور پیچیدہ تر ہوتے گئے۔ سادہ تر الفاظ میں جمادات سے نباتات، نباتات سے حیوانات اور

حیوانات میں سے ان کی ایک اعلیٰ ترین شکل کا وجود عمل میں آیا جسے انسان کہتے ہیں جو عقل و شعور کا حامل ہے ایسا شعور جو اسے جستجوئے حقیقت میں مضطرب رکھتا ہے اور تسخیر کائنات کے لئے آمادہ کرتا ہے۔ تخلیق انسانی کا یہ سائنسی نظریہ بظاہر اس حکایت سے متصادم معلوم ہوتا ہے جو قرآن اور بائبل میں موجود ہے۔ یعنی آدم کو مٹی کے ایک پتلے کی صورت میں خلق کیا گیا اور پھر خدا نے اس میں اپنی روح پھونکی اور یوں نسل انسانی کا آغاز ہوا لیکن ارباب تصوف جو روح قرآن سے حقیقی شناسائی رکھتے ہیں اس باب میں بھی ایسا نظریہ پیش کرتے ہیں جو ارتقاء کے سائنسی نظریے کے مماثل ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مولانا روم نے ڈارون کے نظریہ ارتقاء سے بہت پہلے ہی ارتقاء کا یہی سائنسی نظریہ پیش کیا ہے جسے مثنوی معنوی میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

آمدہ اول بہ اقلیم جماد
وز جمادی در نباتی او فتاد

انسان شروع میں جماد تھا۔ پھر جماد سے نبات بنا۔

سالہا اندر نباتی عمر کرد
وز نباتی یاد ناورد از نبرد

وہ سالہا نبات رہا۔ لیکن اسے نباتی زندگی یاد نہیں ہے۔

وز نباتی چوں بہ حیوانی فتاد
نامدش حال نباتی ہیچ یاد

اور جب وہ نبات سے حیوان بنا۔ نباتی حالت اس کو یاد نہ رہی۔

جز ہماں میلے کہ دارد سوئے آں
خاصہ در وقت بہاراں ضیمراں

ہاں سوائے اس میلان کے جو اس کو نبات کی طرف ہے خصوصاً بہار میں ضیمراں کے کھلنے کے وقت۔

ہمچو میل کودکاں با مادراں
سر میل خود نداند در لباں

جس طرح بچوں کا ماؤں کی طرف میلان ہوتا ہے۔ اگرچہ شیر خوری کے زمانہ میں اپنے اس میلان کا راز انہیں معلوم نہیں ہوتا

باز از حیواں سوئے انسانیش
میکشد آں خالقے کہ دانیش

پھر حیوان سے انسان کی جانب اس کو وہ خالق لے جاتا ہے جو اسے جانتا ہے۔

ہمچنیں اقلیم تا اقلیم رفت
تا شد اکنوں عاقل و دانا و زفت

اس طرح وہ ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف چلتا رہا یہاں تک کہ وہ عاقل و دانا و فربہ بن گیا۔

ان اشعار سے صاف ظاہر ہے کہ مولانا روم انسان تخلیق کو ایک ارتقائی عمل کا شاخسانہ سمجھتے تھے نہ کہ یک لخت مٹی کے پتلے میں روح بھرنے کے نتیجے میں آدم کی تخلیق عمل میں آنے کے قائل تھے۔

اہل تعقل کے نزدیک بھی انسان ایک نامعلوم منزل کا مسافر ہے۔ وجہ تخلیق کائنات کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتے البتہ کائنات کے انجام یا کم از کم کرہ زمین کے انجام کے بارے میں وہ گمان کرتے ہیں کہ آخر کار یہ دنیا فنا پذیر ہو جائے گی۔ جس کی بنیاد کئی ایک مفروضوں پر ہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں

۱۔ SECOND LAW OF THERMODYNAMICS کی روشنی میں سائنس دان سمجھتے ہیں کہ دنیا میں بگاڑ اور انتشار کا عمل ترتیب اور توازن پر حاوی ہے رفتہ رفتہ تمام اشیاء کا درجہ حرارت یکساں ہو جائے گا یعنی نہ کوئی چیز زیادہ گرم رہے گی اور نہ کوئی چیز زیادہ سرد۔ زندگی اس مخصوص درجہ حرارت سے محروم ہو جائے گی جو اس کی بقا کے لئے ضروری ہے اور یوں معدوم ہو جائے گی۔

۲۔ اربوں سال بعد سورج اپنی توانائی کھو دے گی اور ایک RED GIANT یا WHITE DWARF کی شکل اختیار

بقیہ صفحہ ۱۲ پر

# فضیلت محرم الحرام

عبدالرحیم کرخی ایم۔اے۔بی۔ایڈ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکرموا شہر اللہ الحرم فمن اکرم اکرمہ باالجنۃ ونجامن النار

**ترجمہ**

حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مہینے شہر محرم کی تعظیم وتکریم کرو۔ پس جو اس کی تعظیم کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا کرے گا اور آتش دوزخ سے نجات دے گا۔

کلام الٰہی کی رو سے حرمت والے مہینے چار ہیں، رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ محرم کے مہینے کو محرم اس کی تعظیم کی وجہ سے کہتے ہیں۔ مذکورہ چاروں مہینے اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک حرمت اور تعظیم کے لائق ہیں۔ ان مہینوں میں خصوصیت سے حکم خدا کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی کوئی گناہ کرنا چاہیے۔ ان مہینوں کی حرمت ابتدائے آفرینش عالم سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبے میں فرمایا تھا کہ زمانہ گھوم گھوم کر اپنی اصلیت پر آگیا ہے۔ سال کے بارہ مہینے ہوا کرتے ہیں جن میں سے چار حرمت وادب والے ہیں۔ تین تو پے در پے ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا رجب جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔

اسلامی سال کی ابتدا محرم الحرام کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے زمین، آسمان، پہاڑ، لوح وقلم اور جبرائیل اور دوسرے فرشتوں کو پیدا کیا اور اسی مہینے میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیا۔ اسی مہینے میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور پھر عاشورہ محرم میں حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان سے نجات ملی۔ اور یہی وہ مقدس مہینہ ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی مہینے میں آپ پر نار نمرود گلزار ہوئی۔ اسی مہینے میں فرعون دریائے نیل میں غرق ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے ظلم وتشدد سے نجات ملی اور اسی مہینے میں حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے شکم سے باہر آئے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام اسی مہینے میں مکان علیا۔ میں پہنچے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں حضرت ایوب علیہ السلام شفایاب ہوئے اور اسی مہینے میں حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکومت وسلطنت ملی اور اسی عاشورہ محرم میں اللہ تعالیٰ عرش پر جلوہ افروز ہوا اور اسی مہینے میں قیامت آئے گی۔

(غنیۃ الطالبین)

حضرت حسین علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کی شہادت نے اس مہینے کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اب محرم الحرام کا نام سنتے ہی حسینؑ کی شہادت اور حسینؑ کا نام سنتے ہی محرم کی عظمت سامنے آتی ہے۔

مذکورہ حدیث مبارکہ سے عاشورہ محرم یعنی دسویں محرم کی فضیلت واہمیت واضح ہو گئی۔ قبل از اسلام لوگ دسویں محرم کو روزہ رکھتے تھے۔ ابتدائے اسلام میں عاشورہ کا روزہ فرض تھا۔ جب رمضان شریف کے روزے فرض ہو گئے تب عاشورہ کے روزے کی فرضیت منسوخ ہو گئی لیکن استحباب کا درجہ باقی ہے۔ جب اللہ کے حبیب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے اور یہودیوں کو عاشورہ محرم کا روزہ رکھتے دیکھا تو فرمایا کہ تم اس روز کیوں روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہماری نجات کا دن ہے۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دلائی۔ اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکریہ میں روزہ رکھا۔ آپؐ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہم تم سے زیادہ موافقت رکھنے کے حق دار ہیں۔ اسی لئے آپؐ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(بخاری ومسلم)

بقیہ صفحہ ۱۴ پر

فقہ (گزشتہ سے پیوستہ)

# مجموعہ شریعت محمدیہ

47

ابو العرفان علامہ محمد بشیر

ومنها تكبيرة الاحرام وهى من الاركان العظام الواجبة وصورتها ان تقول الله اكبر ٥ مقارنة بالنية ولو وقع فى لفظه تفاوت ما و يصح معناه لا تبطل الصلواة ومن كان عاجزاً ان تلفظ بما فى معناه لا باءس به ولا يجوز الفصل بين النية والتكبير بغفلة وغيرها لان الغفلة تبطل ثمرة الصلواة ابداً۔

## ترجمہ

نماز کے واجب امور میں سے ایک واجب امر احرام نماز کی تکبیر ہے۔اس کی شکل یہ ہے کہ آپ نیت کے ساتھ ہی ساتھ لفظ "اللہ اکبر" کہیں۔اگر لفظ نماز گزار لفظ "اللہ اکبر" کی ادائیگی سے عاجز ہو وہ اگر کوئی ایسا لفظ کہے جو اس لفظ "اللہ اکبر" کا ہم معنی ہو تو کوئی حرج نہیں۔غفلت وغیرہ کی بنا پر نماز کی نیت اور تکبیر احرام کے درمیان وقفہ کرنا جائز نہیں ہے۔کیونکہ غفلت نماز کے فوائد کو بالکل باطل کر دیتی ہے۔

## وضاحت

واجبات نماز کا بیان چل رہا ہے۔مذکورہ عبارتوں میں مندرجہ ذیل امور کی وضاحت کی گئی ہے۔

۱۔تکبیر احرام کی حیثیت
۲۔تکبیر احرام کی ہیئت کذائی
۳۔صحت معنی کا فائدہ
۴۔عاجز فرد کی سہولت
۵۔عدم وقفہ کا وجوب
۶۔غفلت کا انجام

## تفصیل وضاحت

۱۔تکبیر احرام کی حیثیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ نماز کے بڑے بڑے واجب ارکان میں گنی جاتی ہے اور نماز کے نقطہ آغاز کے ساتھ اس کا لازماً اتصال پایا جاتا ہے۔

۲۔تکبیر احرام کی ہیئت کذائی کا مطلب یہ ہے کہ وہ لفظ "اللہ اکبر" کی شکل میں ادا کی جاتی ہے۔یہی اس کی نہایت معروف اور بہتر شکل ہے۔

۳۔"صحت معنی کا فائدہ" کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس کی ہیئت کذائی میں لفظاً تھوڑا سا فرق پڑ جائے اور معنی کی صحت پر کوئی غیر معمولی اثر نہ ہوتا ہو تو اس سے نماز کی صحت متاثر نہیں ہوگی اور نماز گزار نماز کی ادائیگی سے سبک دوش قرار پا سکے گا۔مثلاً کوئی نماز گزار "اللہ اکبر" کی بجائے "اللہ کبیر" کہہ جائے تو اس سے اس کی نماز کا بطلان لازم نہیں آئے گا۔

۴۔"عاجز فرد کی سہولت" کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی نماز گزار "اللہ اکبر" کی ادائیگی سے یکسر عاجز ہو اور وہ تکبیر احرام کی ایسی ہیئت کذائی کے سوا اس کے ہم معنی کوئی اور لفظ کہہ جائے تو ایسا کرنا بھی شرعاً روا ٹھہرے گا۔مثلاً کوئی نماز گزار اپنی زبان پر "اللہ اکبر" کے تلفظ سے عاجز آ کر اس کی جگہ "الٰہی اعظم" جاری کرے یا "الٰہی اجل" جاری کرے تو کوئی حرج نہیں۔ایسے عاجز نماز گزار کے حق میں یہی تکبیر احرام کی ہیئت کذائی ہے۔

۵۔"عدم وقفہ کا وجوب" کا مطلب یہ ہے کہ نماز کی نیت اور تکبیر احرام کے درمیان اتصالی حالت کو برقرار رکھنا واجب ہے اور

بقیہ صفحہ ۱۴ پر

# شیخ علاؤالدولہ سمنانیؒ

غلام حسن نور بخش فاضل عربی - ایم، اے

## بعثت انبیاء کا مقصد

آپ نے فرمایا کہ تمام انبیائے کرام اس لئے مبعوث ہوئے تاکہ لوگوں کی آنکھیں کھول لیں ۔اپنے عیب اور اللہ تعالیٰ کے کمال، اپنے عجز اور اللہ کی قدرت، اپنے ظلم اور عدل حق، اپنی جہالت اور علم حق، اپنی ذات اور عزت حق، اپنی بندگی اور خداوندی حق، اپنے فقر اور غنائے حق، اپنی تقصیرات اور نعمت ہائے حق، اپنی فنا اور بقائے حق اور اسی طرح دوسرے معاملات کی جانب۔

ریاض السیاحۃ ص ۲۱۲

## اولیاء مخفی وگمنام ہوتے ہیں

جو بھی ولایت کے مرتبے پر پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر کوئی پردہ ڈال دیتا ہے تاکہ وہ لوگوں سے مستور رہے۔ اولیائی تحت قبائی یہاں پر قباب سے مراد کوئی کپاس کا پردہ نہیں بلکہ صفات بشری ہے ۔ چنانچہ بشری صفات میں سے کسی کے ذریعے اس میں کوئی عیب ظاہر کر دیا جاتا ہے یا اس کا کوئی ہنر لوگوں کی نظر میں عیب بنا دیا جاتا ہے۔

ریاض السیاحۃ ص ۲۱۲

## حقیقی فنا و بقا

کسی نے آپ سے پوچھا کہ منصور اور فرعون دونوں نے اناالحق کا دعویٰ کیا مگر فرعون کا دعویٰ رد ہوا اور منصور کا مقبول اس کی وجہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اگرچہ یہ دونوں ایک ہی جام سے مست ہوئے مگر فرق یہ ہے کہ منصور حق تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر مست ہوئے جبکہ فرعون اپنے آپ میں یہی وجہ ہے کہ منصور اللہ تعالیٰ کی وحدت میں زندہ ہوئے اور فرعون دوزخ میں جا گرا۔ منصور نے اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ میں گم کر دیا اور فرعون خود بینی کی وجہ سے شیطان بن بیٹھا۔

مزامیر حق ص ۴۰

## خود بینی و غرور

خود بینی سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں اور خود کو مجرم نہ سمجھنا سب سے بڑی تقصیر ہے۔

ریاض السیاحۃ ص ۲۳

## ناجنس کی صحبت سے بچو

جو درویش باطن کے کسی کام میں مصروف رہتے ہوں ان کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ ریاضت و مجاہدہ میں مصروف رہیں اور کسی باطل اور بے کار کو اپنے پاس نہ بٹھائیں۔ کیونکہ اس قسم کے لوگ مضل اور گمراہ ہوتے ہیں ۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ ایک بے کار شخص سو مرد کار کو کاروبار سے باز رکھتا ہے۔ فی الواقع یہ بات درست ہے ۔ چنانچہ شیخ فرماتے ہیں کہ میں نے مکرر مشاہدہ کیا ہے۔

اے برادر مگریز از یار بد
یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمی بر جان زند
یار بد بر جان و بر ایمان زند

## شریعت کی پیروی

طریقت میں شریعت کی پیروی ضروری ہے۔ فرماتے ہیں

بہ ہر کس اقتدا نکند در دین تا استقامت او بر متابعت سنت معلوم نکنند

دینی معاملات میں ہر کس و ناکس کی اقتدا ، نہیں کی جا سکتی جب تک اس شخص کی متابعت سنت میں استقامت معلوم نہ کر لے

چہل مجلس ص ۹۰

## تین قسم کے انسان

دنیا میں تین قسم کے انسان ہیں ۔ مرد، نیم مرد اور نامرد

۱۔ مرد وہ ہیں جو حق بات کہتے ہوئے نہیں ڈرتے اور حق بات سن کر اس پر عمل کرتے ہیں۔

۲۔ نیم مرد وہ ہیں جو حق بات نہیں بول سکتے اور اگر سن لیں تو اس کی تفتیش کرتے پھرتے ہیں۔

۳۔ نامرد وہ ہیں جو حق بات کہتے ہوئے ڈرتے ہیں اور حق بات کو سن کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔

## شاعری

شیخ علاؤالدولہ سمنانی ایک بڑے نثر نگار ہونے کے ساتھ ساتھ شعر و شاعری سے بھی شغف رکھتے تھے اور اپنا تخلص انہوں نے اپنے دیوان میں علاء دولہ، علا دولہ، علاؤالدولہ اور علا اختیار کیا ہے۔ ان کے دیوان کا واحد قلمی نسخہ نیشنل لائبریری پیرس فرانس میں زیر نمبر SPHL-1633 محفوظ ہے۔ وہی نسخہ ڈاکٹر ذبیح اللہ صفا کی تحقیق و تہذیب کے ساتھ شرکت مولفان و مترجمان ایران کے ذریعے خمخانہ وحدت کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

مقدمہ چہل مجالس ص ۳۷

ذیل میں آپ کی شاعری کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔

کو دل که بدو حال دلی شرح دهم
کو دست کزو درد دلی بنویسم

این من زین من اگر منی هست توئی
ور در بر من پیرهنی هست توئی
در راه غمت نه تن بمن ماند و نه جان
ور زانکه مرا جان و تنی هست توئی

صد خانه اگر بطاعت اباد کنی
زان به نبود که خاطری شاد کنی
اگر بنده کنی بلطف آزادی را
به زانکه هزار بند آزاد کنی

ریاض السیاحۃ ص ۲۳، ریاض العارفین ص ۱۳۹

هر نقش که بر تخته هستی پیداست
آن صورت آنکس است کان نقش آراست
دریای کهن چو بر زند موجی نو
موجش خوانند و در حقیقت دریاست

مقدمه خمخانه ص ۱۷

سری که میان نظر مردان است
پوشیده ز چشم جمله نامردان است
مجموعه اسرار خدان انسان است
هر کس که بسر آن رسد انس آن است

خمخانه وحدت ص ۹

خوشا دلی که ز دلدار خود خبر دارد
خوش که بر سر کویش شبی گزر دارد

خمخانه وحدت ص ۷

فقر گنجی است پر از گوهر عشق
گنج را یافتن آسان نبود
کس بمنزل نرسد از ره عشق
زانکه این راه را پایان نبود

ایضاً ص ۲۱

بی عشق حق یک دم قدم در کوی جست وجو منه
گر عاشقی چون صادقان اول بترک آز کن

ایضاً ص ۳۲

گنج خلوت گیر و ذکر دوست میگو روز و شب
جام وصلش در کش و وز خود برون نه گام را
تا ببینی هم بچشم او رخ زیبای او
تا هم از وی هر زمانی بشنوی پیغام را

## قارئین کے خطوط

گزشتہ دنوں جناب ماسٹر حشمت اللہ راجہ اس گاؤں کے دورے پر تشریف لائے اور آپ لوگوں کا ذکر خیر کیا تو دل خوشی سے جھوم اٹھا اور فوراً آپ لوگوں کو خط لکھنے کا ارادہ کر لیا۔ ہمارا گاؤں پرتاپور جو سو گھرانوں پر مشتمل ہے، سو فیصد صوفیہ نوربخشیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ بدقسمتی سے دینی کتابیں نہ ہونے کی وجہ سے ادھر ادھر کی کتابیں پڑھ لیتے ہیں۔ پچھلے سال موضع وراس سے نورالمومنین اور دعوات صوفیہ کے نسخے موصول ہوئے تو پورے گاؤں میں جشن کا سماں پیدا ہو گیا۔ لہٰذا التماس ہے کہ ہمیں بھی اپنے عقائد کی چند ضروری کتابیں ارسال کریں نیز نوربخشی کتابوں کی فہرست بھی ارسال کریں۔ ہدیہ ارسال کرنے کا طریق کار بھی تحریر کریں۔



ماسٹر علی روزی ہاشمی پرتاپور نوبراہ

نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں لیکن نوائے صوفیہ جیسے عظیم مذہبی رسالے کو خط لکھنے کی جرات آج تک نہ ہو سکی ہم سب قبلہ علامہ صاحب کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں کہ آپ کی وجہ سے ملت نوربخشیہ میں پھر سے شاہ سیدؒ کے دور کی یاد تازہ ہو رہی ہے۔ دو سوال ارسال خدمت ہیں جواب سے نوازیں۔

غلام محمد غالب کھر کوہ مندیک

پچھلے سال آپ بلتستان تشریف لائے تھے اور ملے بغیر واپس چلے گئے جس کا بہت افسوس ہے۔ دو بھائیوں کا چندہ ارسال ہے انہیں مستقل فہرست میں شامل کریں اور رسالہ کی ترسیل شروع کریں۔ قبلہ علامہ صاحب، غازی صاحب، تصوفی صاحب اور دیگر کارکنوں کی خدمت میں ہدیہ سلام پیش ہے۔

مراد علی نوری کریس

چند خطوط ارسال کئے تھے لیکن جواب سے محروم رہے۔

سات ماہ قبل یہاں بہت سارے لوگوں کو نوائے صوفیہ ملتا تھا لیکن اکتوبر کے بعد رسالہ آنا بند ہوا ہے۔ برائے مہربانی ہمیں فراموش نہ کریں کیونکہ اس رسالہ کی بدولت ہم لوگ اپنے مسلک کے بارے میں جاننے لگے ہیں لہٰذا رسالہ کی ترسیل جاری رکھیں۔ پرتاپور کے نوربخشیوں کی جانب سے آپ سب کو سلام

غلام قادر سکریٹری صوفیہ نوربخشیہ آرگنائزنگ کمیٹی
پرتاپور انڈیا

(جواب۔ کسی بھی جانب سے رسالہ ملنے کی اطلاع نہ ملنے پر ترسیل بند کر دی تھی۔ اب انشا اللہ پھر جاری کریں گے۔)

نوائے صوفیہ کا شروع سے خریدار ہوں اور انشا اللہ تا دم آخر رہوں گا۔ اس جریدہ کے ذریعے لداخ کے نوربخشی بھائیوں سے رابطہ کا موقع ملا ہے۔ گزشتہ شمارے میں شاہد حسین کا مضمون "بوعلی کے ملفوظات" پسند آئے۔ سالانہ چندہ ارسال کر دیا ہے۔

شمیم رضا بگنی خپلو

نوائے صوفیہ پوری آب و تاب کے ساتھ احیائے تصوف کے لئے سرگرم عمل ہے۔ ادارہ نوائے صوفیہ گروہی، سیاسی اور فرقہ ورانہ تعصبات سے بالاتر ہو کر کام کرنے والا ادارہ ہے اور منافقانہ اور اجارہ دارانہ ذہنیت سے دور رہ کر تمام تر فکری توانائیاں دین حقہ کی خدمت کے لئے وقف کئے ہوئے ہے۔

غلام رسول ثاقب سرسکی

ہمارا دل پسند رسالہ "نوائے صوفیہ" باقاعدگی سے مل رہا ہے لیکن ہمارے خطوط اور سوالات کے جواب شائع نہیں ہوتے جس کا افسوس ہے۔ انڈیا میں مقیم اہل نوربخشیہ کو سلام۔

سپاہی محمد اسماعیل خپلوی

نوائے صوفیہ عالم اسلام کے لئے عموماً اور ہم طلباء کے لئے خصوصاً ہدایت اور رہنمائی کا سامان فراہم کرتا ہے۔ ہماری جانب سے لداخ کے نوربخشیوں خاص کر ماسٹر حشمت اللہ کو بہت بہت سلام۔

محمد قاسم نسیم اینڈ خادم حسین
ڈگری کالج سکردو

نوائے صوفیہ سے دوستی قبلہ علامہ صاحب کی وساطت سے استوار ہوئی ہے۔ علامہ صاحب جیسی عظیم ہستی کی بے لوث دینی خدمات اور جناب ڈاکٹر غازی اور معروفی صاحب جیسی جلیل القدر شخصیات کی بے باک دین دوستی کی از تہہ دل قدر کرتا ہوں رسالے کا معیار روز بروز بلند ہو رہا ہے۔

ذاکر حسین سر سیکی ملیر کراچی

پچھلے شمارے میں نوائے صوفیہ کے بارے میں مختلف افواہوں کا ذکر تھا۔ ان باتوں سے دلی افسوس ہوا۔ چند مفاد پرست جو نوائے صوفیہ کے خیر خواہ نہیں خواہ مخواہ ایسی افواہیں پھیلاتے ہیں۔ ہم سب نوربخشیوں کو آپ پر مکمل اعتماد ہے۔ برائے مہربانی رسالہ اسی طرح جاری و ساری رکھیں۔ ہم ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہیں۔

محمد اسحاق سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو

جملہ اہل نوربخشیہ متوجہ ہوں۔

آج اہل اسلام کے مختلف مکاتب فکر کے درمیان برداشت اور رواداری کا عنصر بالکل ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ اسلام دشمن قوتیں اسلام کو پارہ پارہ کرنے کے درپے ہیں۔ اب بدقسمتی سے یہ زہر نوربخشیوں کے اندر بھی سرایت کر رہا ہے اور لوگ معمولی معمولی باتوں کو ہوا دے کر وجہ نزاع بنانے لگے ہیں۔ ایسے حالات میں ہماری انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ہوش کے ناخن لیں اور صراط مستقیم پر گامزن رہتے ہوئے رواداری اور جذبہ اخوت کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

علی محمد ناشاد براہوی

نوائے صوفیہ بڑے شوق اور جذبے سے پڑھتا ہوں۔ بحر عرفان و تصوف کا سفینہ نوائے صوفیہ وہ واحد رسالہ ہے جو ادبی خدمات کے ذریعے اہل تصوف کو مستفید کر رہا ہے خصوصاً نئی نسل کے لئے شریعت محمدیہ کے تحت چھپنے والے مضامین دین سے آگاہی کا اہم ذریعہ ہیں۔ تمام باشعور حضرات کو نوائے صوفیہ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

عرفان علی گورنمنٹ کالج مظفر آباد

## مظفر آباد میں عید الاضحیٰ

تنظیم فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ مظفر آباد کے زیر اہتمام ۱۰ ذوالحج کو عید الاضحیٰ جوش و خروش سے منائی گئی جس میں مظفر آباد کے مقامی نوربخشیوں کے علاوہ طلباء اور مسلح افواج کے نوجوانوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مولانا اشرف حسین صاحب نے عید کا خطبہ کیا۔ نماز عید کے بعد عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر سجاد حسین بلغاری نے انتظامیہ کی کارکردگی کو سراہا۔

محمد اقبال انصاری

سکریٹری نشرو اشاعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وکفیٰ باللہ شہیدا

اقرارنامہ

میں مسمی محمد خان ولد معروف خان قوم نوربخشیہ ساکن موضع سلترو مندک بقائمی ہوش و حواس خمسہ آج اپنی رضامندی سے ایک کھیت موسومہ [illegible] جو گاؤں سے مشرق کی طرف واقع ہے اور اپنا گھر خانقاہ سلترو مندک کے لیے معہ [illegible] فی سبیل اللہ دے دیتا ہوں [illegible] کسی اور کو بھی [illegible] حق نہ ہوگا۔ [illegible] یہ چیزیں قبول فرمائے۔ اگر بعد میں میری کوئی اولاد یا کوئی عزیز رشتہ دار [illegible] تو وہ بالکل ناجائز ہوگا۔ یہ چند حروف لکھ دیئے تاکہ سند رہے اور [illegible] کام آوے۔

راقم

[illegible]

محمد خان ولد معروف خان
ساکن موضع سلترو مندک
تحصیل [illegible]
مورخہ ۶/۷/۱۹۹۴

گواہ شد ۱
سید حبیب اللہ ولد آغا شاہ عباس۔ سید حبیب اللہ

گواہ شد ۲
اخوند محمد ابراہیم [illegible]

گواہ شد ۳
نمبردار غلام مہدی

گواہ شد ۴
غلام محمد ولد [illegible] سرکردہ مندک

گواہ شد ۵
غلام عباس سرکردہ مندک۔ [illegible]

گواہ شد ۶
مراد خان ولد کریم سرکردہ بلت

گواہ شد ۷
موسیٰ خان ولد غلام بلت۔ موسیٰ خان

گواہ شد ۸
محمد [illegible] سرکردہ [illegible]۔ محمد [illegible]

گواہ شد ۹
محمد [illegible] سرکردہ [illegible]

گواہ شد ۱۰
محمد دین [illegible]

کاتب الحروف [illegible]
۶/۰۷/۱۹۹۴

# نوربخشیہ کی آفاقیت

م۔ ش کوروی

یوں تو تمام اہل اسلام اس بات کے قائل ہیں کہ اسلام ایک آفاقی دین ہے لیکن اس نیرنگی کا کیا کیا جائے کہ ہر فرقہ یا مسلک کا پیرو بزعم خود اپنے مسلک کو ہمیشہ برحق اور دوسرے مسالک کے پیروکاروں کو گمراہ، بدعتی، اور ناری سمجھتا ہے اور یوں مذہب کے نام پر فتنے کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ دین نام سے نہیں بنتا بلکہ عقائد اور اعمال کے مجموعے سے متشکل ہوتا ہے اور عقائد اور اعمال وہی اچھے ہیں جو قرآن اور سنت سے ثابت ہوں۔ پس برحق عقائد اور اعمال کی پہچان کے لئے ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ اس باب میں قرآن حکیم اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا فیصلہ ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مشہور حدیث ہے جو حدیث جبریل کہلاتی ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ جبریل امین علیہ السلام بدن مثالی کے ساتھ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور دوزانو آپ کے حضور بیٹھ کر سوال کیا۔

ماالایمان

یعنی ایمان کیا ہے؟

جواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت، اللہ کے فرشتوں، اللہ کی کتابوں، اللہ کے پیغمبروں اور قیامت کے دن پر ایمان لانے کا نام ہے۔ جبریل امین نے جو انسانی شکل اختیار کر کے آئے تھے جواب میں فرمایا۔

صدقتنا یارسول اللہ

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے سچ فرمایا۔

پھر جبریل امین علیہ السلام نے پوچھا۔

ماالاسلام

یعنی اسلام کیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا

کلمۃ الشھادتین و الصلواۃ الخمس و صوم الرمضان و زکواۃ المال و حج البیت

اسلام کلمہ شہادتین کے اقرار، نماز پنجگانہ کی ادائیگی، رمضان کے روزے رکھنے، مال کی زکواۃ دینے اور بیت اللہ کا حج کرنے کا نام ہے۔

مسلک نوربخشیہ کی جامعیت اور آفاقیت کا اس سے بڑھ کر اور ثبوت کیا ہوگا کہ اس مسلک کے اصول و فروع دین حرف بحرف مندرجہ بالا حدیث مبارک سے مطابقت رکھتے ہیں چنانچہ نوربخشیہ کا کلمہ بنائے ایمان

آمنت باللہ و ملئکتہ و کتبہ و رسلہ و الیوم الآخر

کے الفاظ میں ادا ہوتا ہے۔

اور ان کا کلمہ بنائے اسلام

کلمۃ الشھادتین و صلواۃ الخمس و صوم الرمضان و زکواۃ المال و حج البیت

کی صورت میں متشکل اور معروف ہے۔

اصل دین اسلام کی جامع ترین تصویر ہونے کے باوصف مسلک نوربخشیہ ایک قابل تعریف وسیع المشربی کا بھی حامل ہے اہل نوربخشیہ ہر اس کلمہ گو کو جو مندرجہ بالا قرآنی اصول اور فروع پر یقین رکھتا ہے دائرہ اسلام سے خارج کرنے کو خلاف شرع و دین سمجھتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ اہل نوربخشیہ اتحاد بین المسلمین اور اخوت اسلامی کے سب سے بڑے داعی اور علمبردار ہیں اور جملہ اہل ایمان سے بلاتفریق مسلک یکساں محبت کرتے ہیں جس کی واضح جھلک اہل نوربخشیہ کی عبادات و اعمال اور اوراد و وظائف میں نظر آتی ہے۔ جس کی کچھ مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

رات کا پچھلا پہر نوافل اور آہ و زاری میں گزارنے کے بعد تہجد، نوافل تہجد اور تسبیحات سے فارغ ہو کر تسبیح سحر سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ کا ورد کرتے ہیں جس کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ایسے ہیں جو بولنے میں آسان، میزان عمل میں بھاری اور بڑے مہربان اللہ

کے ہاں محبوب ہیں۔ پیر دلوں کو گرما دینے والی ماثور دعائے صبحیہ کے ورد کے بعد فرض صبح کی جماعت ہوتی ہے اور بعد ازاں حلقہ باندھ کر اوراد فتحیہ کا ورد کرتے ہیں۔ جن میں توحید کے عقیدے سے سرشار ایک بندہ آفاقی کے جذبہ صادق کا بھرپور اظہار ہونے کے علاوہ تمام انبیاء و مرسلین، ملائکہ مقربین، عباد الصالحین اور اہل طاعت پر رحمت اور سلامتی کے نزول کی دعا مانگی جاتی ہے۔ پھر "وعصمنا بحبل اللہ المتین" کے ذریعے زمانہ حال سے دور رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام روحانی روابط کو پڑھ کر تجدید بیعت کی جاتی ہے اور یہ تاریخ روحانیت کے اندر ایک آفاقی سفر کی صورت ہے۔ پھر ان روحانی وسیلوں کی

وساطت سے اپنی ذات اور اپنے والدین کے علاوہ جملہ مؤمنین و مؤمنات اور مسلمین و مسلمات کے لئے دعا مانگ کر ایک وسیع المشرب اور آفاقی سوچ کا اظہار کیا جاتا ہے۔

اسی طرح نماز جیسی افضل ترین عبادت میں بھی پیروکاران نوربخشیہ جملہ مسلمانوں کے لئے دعائے خیر مانگ کر اپنے آفاقی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

فیوض روحانی کے نام سے ارواح مؤمنین کے لئے دعائے خیر یوں مانگی جاتی ہے۔

الٰہی قبول طاعات اجابت دعوات دفع کل بلیات ارواح المؤمنین و المؤمنات و المسلمین و المسلمات خصوصاً ارواح مقدسہ انبیاء و اولیاء و اصفیاء و شہدا و ائمہ ھداۃ را، عالمان شریعت و پیران طریقت و مرشدان حقیقت و سیاحان عالم معرفت را، اقطاب را و ابدال را و اخیار را و اقرباء را و آباء را و امہات را و ابرار را و افراد را و سائر رجال اللہ را خصوصاً روح مطہر و معنبر پیغمبر خیر البشر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و چہاردہ معصوم پاک را و بستہ کمربستہ شاہ مردان را و ہفتاد و دو تن شہید کربلا را و مشائخ سلسلہ ذہب و متابعان ایشان را و محبان و موالیان و درویشان و صوفیان و پیروان ایشان را فاتحہ

کہہ کر فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور دعائے خیر کی جاتی ہے۔ اور اختتام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد پر صلوات پڑھ کر کیا جاتا ہے

پس اہل نوربخشیہ جملہ اہل اسلام میں سے کسی بھی کلمہ گو پر کفر و شرک کا فتویٰ لگانے سے احتراز ہی نہیں کرتے بلکہ ہر نماز پنجگانہ اور ان کے بعد کے اوراد و وظائف میں جملہ زندہ مسلمانوں کے لئے دعائے خیر بھی کرتے ہیں اور جملہ اموات کے لئے دعائے مغفرت بھی کرتے ہیں۔

یہ وسیع المشربی، انسان دوستی اور وسیع المشربیت مسلک نوربخشیہ کا طرہ امتیاز ہے اور فساد و شر کے موجودہ نازک دور میں جملہ مکاتب و مسالک اسلام کے لئے بہترین نمونہ بھی ہے۔

**بقیہ | تفکر و تذکر**

کرنے کے بعد ایسے چراغ کی طرح سے گل ہو جائے گا جس میں تیل ختم ہو چکا ہو۔ یوں زندگی کا بنیادی سرچشمہ یعنی سورج کی روشنی ختم ہونے کے باعث زندگی کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔

۳۔ اس کے علاوہ خود روئے زمین پر بھی ایسی قیامتوں کا آنا بعید از امکان نہیں ہے جو کسی آوارہ سیارچے یا METEOR کے کرہ ارض سے تصادم کے نتیجے میں عمل میں آئے اور کم از کم نسل انسانی ہمیشہ کے لئے معدوم ہو جائے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش قہستانی نور اللہ مرقدہ نے بھی اپنی کتاب کتاب الاعتقادیہ میں ایک ایسی آفاقی قیامت کا ذکر کیا ہے جو سمندروں کے پانی کے پھیل جانے اور اس کے نتیجے میں انسانی آبادیوں کے ڈوب جانے کے نتیجے میں قائم ہوگی۔ دور جدید کے سائنس دان بھی ایک ایسی ہی قیامت سے ڈرتے ہیں جو ماحولیاتی آلودگی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی GLOBAL WARMING کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ اس نظریے کے مطابق دنیا کا درجہ حرارت بڑھ جانے کے نتیجے میں قطبین کی برف پگھل جائے گی اور دنیا کے بڑے بڑے خطے زیر آب جانے سے غرق ہو جائیں گے۔

تلاش و تکمیل ذات کے موضوع پر بات کرنے کے لئے ہم نے ایک طویل تمہید باندھی ہے تاکہ حقیقت حیات کے متعلق انسانی گروہوں میں مقبول نظریوں کا احاطہ کیا جا سکے۔ لیکن اصل موضوع پر گفتگو ہم ایک بار پھر اگلی قسط تک مؤخر کرتے ہیں۔

# صوفیہ نوربخشیہ

## ۴۔ روحانی و عرفانی مسلک

صوفیہ نوربخشیہ کا پانچواں حسین گوشہ یہ ہے کہ یہ مسلک تحقیقی اور غیر تقلیدی ہونے کے علاوہ روحانی اور عرفانی بھی ہے۔ اس کے اندر قیامت تک نہ ٹوٹنے والا روحانی و عرفانی سلسلہ بھی موجود ہے جو تمام سلاسل اولیاء سے قوی تر اور محکم تر ہے اس کے عرفاء کی ہر کڑی وقت اعلیٰ فضائل و کمالات کی جامع گزری ہے۔ ان کی پاکیزہ شخصیت کا چار دانگ عالم طوطی بولتا تھا اور ہر ایک آسمان عالم انسانیت کا خورشید درخشان تھا۔ یہاں ایک مرید اپنے مرشد کا اندھا مقلد نہیں بلکہ یہاں مریدی اس لئے لازم ہے کہ ہر مرید صاحب ارشاد اور ماہر مرتاض فرد کے سائے میں بیٹھ کر اپنے روحانی امراض کے لئے علاج و شفا کا سامان پیدا کرے۔ اور خلوص دل سے ریاضت میں مشغول ہو جائے۔ چنانچہ غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش قہستانی نوراللہ مرقدہ فقہ احوط کے باب الصلوٰۃ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اگر نماز میں حضور قلب نہ ہو تو ضرورت کی نماز بھی پڑھے اور اس کے بعد دل کے علاج میں لگ جائے۔ وساوس دنیوی کو روکنے، حسی تعلقات کو توڑنے، نفسی رکاوٹوں کو دور کرنے اور دنیا کی (کبھی نہ پوری ہونے والی خواہشات کو) ترک کرنے میں لگ جائے کیونکہ یہ (حضوری قلب) ہر عبادت کی جڑ ہے۔ نیز ایسے دل کے ڈاکٹر اور روحانی حکیم (یعنی مرشد حقیقی) کی تلاش میں لگ جائے جو دلوں اور عیبوں کا علاج کر سکتا ہو۔

(فقہ احوط ترجمہ اردو اشاعت سوم ص ۵۰)

آج جب کہ ہمارے قلوب نفسانفسی اور ہوس کاری میں مصروف ہیں اور نماز و عبادات میں ہم حضوری قلب کی لذت سے محروم ہیں پس ہمارا قلب و روح ایسے مریض ہیں جن کی طرف شاہ سید علیہ الرحمہ نے اشارہ فرمایا ہے اور اس مرض کا علاج ناگزیر ہے اور اس کے لئے ایک حکیم حاذق اور ماہر روحانی ڈاکٹر کی تلاش جاری رکھنا چاہیے جو دلوں میں سکون و قرار اور اطمینان اور حضوری پیدا کرتا ہو۔ اگر ایسا معالج میسر آجائے تو پھر شاہ سید علیہ الرحمہ کے مبارک قول کے مطابق

ولو جلس فی جوار ذالک العالم فاز فوزاً عظیما

اور اگر ایسے عالم کے سائے میں بیٹھ کر اعتکاف کرے تو بڑی کامیابی حاصل ہوگی۔

(فقہ الاحوط باب الاعتکاف)

پس ایسے عالم کی زیر قیادت اعتکاف نشین ہونا اہل صوفیہ نوربخشیہ کے نزدیک باعث صد سعادت ہے۔

## ۵ مؤدت اہل بیت

عقائد صوفیہ نوربخشیہ کا ساتواں حسین پہلو محبت و مؤدت اہل بیت ہے۔ قرآن حکیم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور مؤدت اہل اسلام پر فرض ہونا ثابت ہے۔ اہل صوفیہ اس اعتبار سے بھی کامل محبت رکھنے والے اور دوسرے مذاہب اسلام سے بڑھ کر حقیقی معنوں میں محبت اور ارادت رکھنے والے ہیں۔ ان کے ہاں بے شمار موقعوں پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کے تحائف بھیجے جاتے ہیں اور ان کے ایصال ثواب کے لئے نذر و نیاز و صدقہ دینے اور ان کا عرس و میلاد منانے یعنی ان کی خوشی میں خوشی کا اور غمی میں غمی کا اظہار کرنے کا رواج ہے۔ وہ بارہ ائمہ کرام کے روحانی اور مذہبی اقدار کی عظمت کے بھی خوب قائل ہیں۔ وہ خدا کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کے ساتھ ساتھ علی علیہ السلام کی ولایت کے بھی قائل ہیں کیونکہ ختم نبوت کے بعد ولایت ہی منبع فیض و ہدایت ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد العلماء ورثۃ الانبیاء سے مترشح ہے۔ اہل صوفیہ نوربخشیہ

مؤدت اہل بیت کے ساتھ ساتھ اہل بیت اطہار کے دشمنوں سے بیزاری اور برات کا بھی اظہار کرتے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت کے بعد آپ کے اصحاب کرام کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور تمام صحابہ کرام سے یکساں محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہیں ۔ اہل صوفیہ کے روحانی وارث ہونے کے ناطے سے وہ ولایت علی علیہ السلام کا اظہار محمد و علی خیر البشر کے کلمات سے کرتے ہیں ۔ اور ان سب نفوس مقدسہ کی عظیم الشان روحانی وراثت کا حامل ہونے کے باعث سلسلہ الذھب الصوفیہ کے جملہ پیران طریقت اور خصوصاً اجتہاد ظاہری اور منصب و مقام و معنوی کے شہباز غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش قہستانی نور اللہ مرقدہ کی پاک روش کو اپنائے رکھتے ہیں اس لئے ان کی روش کو روش نوربخشیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ اس روش کو چھوڑ کر من مانی راہوں پر چلنا ہمارے لئے نہایت تباہ کن ثابت ہوگا کیونکہ شاہ سید علیہ الرحمہ نے خود فرمایا ہے۔

"اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنی قدر و منزلت کو پہچانا اور اپنی حیثیت سے آگے نہ گیا۔"

(جاری ہے)

## بقیہ۔ مجموعہ شریعت محمدیہ

دونوں میں انفصال کا وجدان جائز نہیں ہے ۔ چنانچہ اگر کوئی نماز گزار نیت کر چکنے کے بعد متصلاً تکبیر احرام کہنے کے بجائے وقفہ کر جائے تو اس پر واجب ہوگا کہ وہ پھر سے نیت کرے اور نیت کرتے ہی متصلاً تکبیر احرام کہہ جائے ورنہ اس کی نماز بطلان کی نذر ہو جائے گی

۶۔ غفلت کا انجام: کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزار نیت نماز کے بعد فرد غافل بن کر متصلاً تکبیر احرام کہنے کے بجائے دنیوی خیالات میں کھو جائے تو اس قسم کی غفلت کے نتیجے میں نماز کی صحت بری طرح متاثر ہو جائے گی اور نماز گزار کی نماز گزاری کی محنت یکسر رائیگان جائے گی ۔ چنانچہ ہر نماز گزار مؤمن کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی بھی وقت سستی اور غفلت کا شکار نہ بن جائے تاکہ اخروی پشیمانی کا سامنا نہ ہو ۔ اسی وجہ سے جناب امیر علیہ السلام کا فرمان ہے۔

فاجهد و لا تكسل و لا تک غافلا
فندامة العقبى لمن يتكاسل

یعنی تو محنت کر، سستی نہ کر اور غافل نہ بن جا کیونکہ سستی کا مظاہرہ کرنے والے کے لئے اخروی پشیمانی مقدر ہے۔

(جاری ہے)

## بقیہ۔ فضیلت محرم الحرام

ایک اور حدیث میں آپ فرماتے ہیں۔

افضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم

رمضان المبارک کے بعد محرم الحرام کا روزہ رکھنا زیادہ افضل ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من صام يوم آخر من ذالحجة و اول يوم من محرم فكانما صام الدهر كله و غفر له ذنوب ستين سنة

جس نے ذی الحجہ کی آخری تاریخ کو روزہ رکھا اور ماہ محرم الحرام کی پہلی تاریخ کو کہ شروع سال ہے پس گویا اس نے تمام سال روزہ رکھا اور اس کے ساٹھ سال کے گناہ بخشے گئے۔

ایک اور حدیث سے اس کی اہمیت اور زیادہ اجاگر ہوتی ہے۔

من صام عشر ايام من اول المحرم فكانما عبدالله عشرة آلاف سنة قام لياليها و صام نهارها

جس نے محرم کے ابتدائی دس دن روزہ رکھا اس نے گویا اللہ تعالی کی دس ہزار سال اس طرح عبادت کی کہ اس کی راتوں کو حالت قیام میں اور دنوں کو حالت صوم میں گزارلیا۔

ایک دوسری حدیث میں اس کی اہمیت و فضیلت کو یوں روشن فرمایا گیا ہے۔

من صام يوم عاشوراء كتب الله ثواب عبادة ستين سنة قام لياليها و صوم نهارها

جس نے عاشورہ یعنی دسویں محرم کو روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے ساٹھ سال کی عبادت کا ثواب (جس کی راتوں کو قیام کیا اور دن کو روزہ رکھا) عطا فرماتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

# سلوۃ العاشقین و سکتۃ المشتاقین

---

---

## اہمیت اعتکاف کے بارے میں شیخ عبدالرحمن اسفرائنی کی وصیت

سلطان الطریقۃ شیخ نورالدین عبدالرحمن اسفرائنی (اللہ تعالیٰ ان کی عمر لمبی کرے) کی ایک وصیت ہے جو انہوں نے اپنے پیروکاروں اور مریدوں کو کی ہے کہ "فرائض کی ادائیگی اور علم ذیفہ کے بعد کسی بھی اعمال صالحہ کو خلوت (اعتکاف) پر ترجیح نہ دے کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام پیشواؤں نے ایسا ہی کیا ہے اور اسی کے بارے میں حکم دیا ہے کیونکہ اعمال صالحہ کا مجموعہ خلوت (اعتکاف) ہے چنانچہ سنت (حدیث) اس کے بارے میں وارد ہے اور کلام مجید اسی پر ناطق ہے۔"

## خلوت یا اعتکاف کی حقیقت

خلوت غیبت نہ کرنا ہے،
ذکر کے بغیر لب نہ ہلانا ہے،
لوگوں کو تکلیف نہ دینا ہے،
دن کو روزہ رکھنا ہے،
رات کو پہلو زمین پر نہ رکھنا ہے،
خود کو لحد کے سپرد کرنا ہے،
بلاضرورت نہ بولنا ہے،
جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہے،
نماز جماعت کے انتظار میں بیٹھنا ہے،
وضو پر وضو کرنا ہے،
شہوات نفسانی ترک کرنا ہے،
صبر جمیل اختیار کرنا ہے،
بھوک پر بھوک بڑھانا ہے،
نفس و شیطان کے خلاف جنگ کرنا ہے،
دل کو اللہ کی طرف سیدھا رکھنا ہے،
برے اخلاق کو مٹا دینا ہے،
اپنے نفس کو بے چارہ جانتا ہے،
اپنے گناہوں پر رونا ہے،
ذخیرہ اندوزی ترک کرنا ہے،
اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا ہے،
اور خود کو اس آیت کریمہ **و ماخلقت الجن و الانس الا لیعبدون (الذاریات ۵٦)**۔ "میں نے جن و انس کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔" کے ساتھ مخصوص کرنا ہے۔"

فی الجملہ جاننا چاہئے کہ (اعتکاف نشینی یا) **خلوت**
سفر راہ طریقت ہے،
تکمیل شریعت ہے،
خزانہ معرفت ہے،
سرمایہ محبت،
حق کی قربت ہے،
اللہ کی طرف سے کرامت ہے،
(اپنی بے مایہ) طاعت سے ندامت ہے،
افسوس بہ معصیت ہے،
ترک نخوت کا ہے،
متابعت سنت ہے،
مشائخ طریقت کی موافقت ہے،
اپنی ہستی سے مفارقت ہے،
اتصال حضرت عزت ہے،
نجات از نفس و بدبختی و شقاوت ہے
آب چشمہ سعادت ہے،
تنہائیوں میں سلامتی کی ضمانت ہے،
لیکن نفسانی سلامتی کے لئے (تازیانہ) ملامت ہے،

آ و خلوت میں عشاق کی (معشوق حقیقی) کے ساتھ عشق بازی ہوتی ہے۔ اگر معشوق اپنے عاشق کو نوازے تو یہ ناز در ناز ہے، ورنہ یہ عشق بازی سراسر نیاز ہے۔ عاشق سے حسن ہے اور معشوق سے احسان ہے۔ جب حسن سامنے آتا ہے تو جگر سوزی (کا منظر) ہوتا ہے اور جب وہ احسان کرتا ہے تو وہ وجہ انبساط (دل معطر) ہوتا ہے۔

خلوت کے محاسن گننا طویل کام ہے۔ (اس مختصر وقت میں) اس کی گنجائش نہیں جس کے دل میں درد عشق موجود ہے جس کو خلوت کے خزانے اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ حکایت ہے کہ تو مادر مردہ را گریہ میاموز یعنی مردے کی ماں کو رونا سکھانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس باب میں جو کچھ ہم نے یاد کیا ہے وہ ہزار میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہے (جو اس طریق پر کاربند ہوگا ہو) اس کو (یہ حقائق خود) معلوم ہوجائیں گے۔ اما شرط یہ ہے کہ وہ (عمل بذریعہ سلسلہ طریقت بلاانقطاع) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسلسل ہو اور علم شریعت اور اس کے تقاضوں کے اندر مقید ہو۔

میری وصیت یہی ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی اس حال سے جدا ہے تو وہ ایک دم بھی ذکر و خلوت کے بغیر صبر نہ کرے اور اس کو (اپنے شایان شان) کام جانے نہ کہ چند بوسیدہ حکایتوں کو یاد کرکے پھر سے ہنگامہ گستری کا آغاز کرے۔

اے طالبان عاشق اور اے مریدان صادق، یقین کے ساتھ جان لو کہ

گر می دو ہزار رطل بر پیمائی
تا می نخوری نباشدت شیدائی

تم بے شک دو ہزاروں پیالے بھرو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا جب تم شراب نہ پیو اس کی لذت کے شیدائی نہ بن سکو گے۔

جو چند دن کی زندگی ملی ہے اسے غنیمت سمجھو

امروز کار کن کہ بسی روزگار نیست
آنجا کہ روزگار دراز است کار نیست

یہاں عمل ہے بہت ، فرصت عمل کم ہے
وہاں پہ وقت ہے پر بے بسی کا ماتم ہے

(یعنی عقلمندی کا تقاضا ہے کہ اس حیات مختصر کے ایک ایک لمحے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے عبادت و عمل میں لگایا جائے کیونکہ دنیا میں کرنے کو اعمال نیک بہت زیادہ ہے مگر عمل کی مہلت اور فرصت کم ہے جبکہ آخرت میں نہ ختم ہونے والا وقت اور فرصت ہونے کے باوجود عبادات و عمل کا موقع نہیں ہے۔)

اس رسالے کو "سلوۃ العاشقین و سکتہ المشتاقین" کا نام دیا ہے۔ اسی بنا پر مشائخ قدس اللہ اسرارھم کے کلمات لفظ بلفظ یہاں نقل کئے ہیں کیونکہ ان کی باتوں میں بہت برکت ہوتی ہے

نیز نئے مریدوں کو چاہئے کہ وہ مرشدین کی باتیں جب سنیں تو تعظیم کے ساتھ سنیں، یوں انہیں زیادہ فائدہ ہوگا۔ مجھ بے چارے کی مریدوں کے فائدے پر نظر ہے نہ (یہ مقصود ہے) کہ چند بے ہودہ باتیں اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ پر باندھ لوں اور اپنے حالات و مقامات کا اظہار کروں۔

بہ سوگند خوردن کہ زر مغربی ست
چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

سونے کے خالص ہونے کی قسم کھانے کی ضرورت کیا ہے جب کہ کسوٹی خود پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ وہ خالص ہے۔

وصلی اللہ علی محمد و آلہ اجمعین

(حرف استدعا۔ بحمد اللہ حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانیؒ کی روشن کتاب "سلوۃ العاشقین و سکتہ المشتاقین" کا ترجمہ مکمل ہوا۔ راہ طریقت کے مسافروں اور عشق حقیقی کے متوالوں کے لئے یہ ایک محض سلسلہ مضامین ہی نہ تھا بلکہ ایک مکمل لائحہ عمل تھا۔ جو مستقل قارئین نوائے صوفیہ کے تمام شمارے محفوظ رکھنے کے عادی ہیں ان سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ مضامین کو ایک بار پھر آغاز سے انجام تک تسلسل کے ساتھ پڑھیں تاکہ مربوط مفہوم ذہن نشین ہوجائے اور کتاب سے عملی فائدہ اٹھانا ممکن ہو۔ اگر مؤمنین کا تعاون حاصل ہوا تو ادارہ نوائے صوفیہ و شاہ ہمدان پبلیکیشنز اس سلسلہ مضامین کو یکجا کرکے کتابی صورت میں شائع کرنے کا بھی اہتمام کر سکتا ہے۔ مخلص حضرات اگر اس سلسلے میں تعاون کرنا چاہیں تو ادارہ نوائے صوفیہ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کلمہ حق کی تشہیر اور تبلیغ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

# حسینیت ایک تحریک

[illegible] حسین

چھٹی صدی عیسوی میں ہماری یہ دنیا ایک گھٹاٹوپ تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی اور انسانی تمدن کی معصیت اور ضلالت کے بھنور میں پھنس چکی تھی۔ اتنے میں جزیرہ نمائے عرب سے اسلام کا آفتاب طلوع ہوا جس کی ابتدائی کرنیں اگرچہ حجاز کے مرکزی مقام مکہ معظمہ سے ظاہر ہوئی تھیں لیکن رفتہ رفتہ اس کی روشنی تمام شرق و غرب پر چھا گئی اور جملہ عالم کو روشن کر دیا۔ اسلام امن و آشتی کا دین ہے۔ اس نے بنی نوع انسان کو گروہ بندی اور گمراہی سے نکالا اور رشتہ اخوت اور رشد و ہدایت کی راہ دکھائی۔ اسی راہ کو بتانے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث ہوئے تھے جنہیں نبوت کے مشن کو چلانے کے لئے بڑی بڑی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا مگر یہ تمام مشکلیں اور آزمائشیں ان تکالیف کے آگے ہیچ ہیں جو تاجدار رسالت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش آئیں جس کا ثبوت آپؐ کی یہ حدیث مبارک ہے۔

ما اوذی النبی کما اوذیت

جتنی تکلیفیں میں نے اٹھائیں کسی نبی نے نہیں اٹھائیں۔

یہ حقیقت ہے کہ اتنی لاتعداد اذیتیں برداشت کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس دین کی اشاعت کی تھی اس دین کی بقا اس عظیم قربانی کے نتیجے میں ہی ممکن ہو سکی جو نواسہ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام کے حصے میں آئی۔ یہ ایسی عظیم قربانی تھی کہ آسمان چاہے لاکھوں برس گردش کرے، زمانہ کے اوراق گوناگوں خصوصیتوں کے ساتھ سامنے آئیں اور الٹ دیئے جائیں لیکن ایسی شاندار، مکمل، منظم اور مرتب قربانی کی مثال پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ قربانی کیوں پیش کی گئی؟ ایک بندہ مومن کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مقصد کو سمجھے اور اسے ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھے۔

قربانی حسین علیہ السلام کا مقصد مسلمانوں کو محض گریہ وزاری میں مبتلا کرنا نہیں ہے بلکہ اس کے مقاصد عظیم تر ہیں اور وہ ہیں۔

شریعت مطہرہ اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احیاء کرنا دین اسلام کے نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرنا۔

تپتی ہوئی زمین پر سجدہ ریزی کے ذریعے عمل کی لزومیت کا اظہار

جوان بیٹے علی اکبر کو ڈھال بنا کر نماز باجماعت کی اہمیت کا مظاہرہ کرنا۔

سب کچھ لٹ جانے کے باوجود مقام صبر و استقامت سے پسپائی اختیار نہ کرنا۔

حسینیت باطل کی قوتوں سے ڈرنے اور دبنے کی بجائے ان کے آگے سینہ سپر ہونے اور مصروف جہاد فی سبیل اللہ ہو جانے کا نام ہے یہ ظلم کے خلاف بغاوت اور مظلوم کی حمایت میں آواز اٹھانے کا نام ہے۔

آج بھی دنیا بھر میں مظلوم اور مجبور قومیں حسین علیہ السلام کو اپنا ہیرو سمجھ کر ظلم و استبداد کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں۔ چنانچہ مقبوضہ کشمیر میں مظلوم کشمیری مسلمان بھارتی استبداد کے خلاف صبر و استقامت کا پیکر بنے ہوئے ہیں اور جذبہ حریت کو زندہ رکھے ہوئے ہیں یہی حال فلسطین، بوسنیا اور کوسووا کا ہے۔ یہ سب تحریکیں تحریک حسینیت کا تسلسل ہیں اور اس بات کا اظہار ہیں کہ چاہے ظالم و جابر قوتوں کا ظلم و جور جتنا بڑھ جائے آخر الامر مظلوم ہی فاتح ٹھہرے گا۔ جب تک یہ کائنات باقی ہے تب تک حسینیت کی تحریک قائم و دائم رہے گی اور ارتقائی منازل طے کرنے کے ساتھ ساتھ انسانی معاشروں کو اس تحریک کی اہمیت اور افادیت کا احساس ہوتا جائے گا۔

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

# بعثت نامه

بمناسبت بعثت مبارک حضرت ختمی مرتبت پیغامبر گرامی
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دکتر محمد حسین تسبیحی رہا
محقق مرکز تحقیقات فارسی ایران

دلم ربوده عشق جان فزای تو — جهان عشق عارفان صفای تو
به نعت تو دلم کند نیاز و ناز — نیاز ما و ناز دلربای تو
همه جهان به مهر تو سپرده دل — که جان ما، همه بود برای تو
گل شکفته جهان سرمدی — شکفته تر شده به اعتنای تو
کمال عشق عارفان ز تو بود — جمال و بوی گل بود عطای تو
به شرق و غرب این جهان نظر نما — شفق کند فلک سپرده رای تو
به روز روشن و به تیره گونه شب — به تار زلف و روی روشنای تو
محمدؐ آمده ستوده در جهان — همین بود رسالت و ولای تو
به جشن مبعث بود جمال تو — قلوب مؤمنان شده حرای تو
مقام تو به عرش اقدس خدا — خدا نموده سدره جای پای تو
دل من این زمان به جذبه آمده — چو بشنود نوای خوش نوای تو
شب عروج تو به سدره منتهیٰ — به نه فلک ببین رسیده جای تو
گل محمدی دهد شفای جان — چو بوی خوش ز جان ره گشای تو
به هر کجا که بنگری محمدؐ است — به کاینات و کهکشان صلای تو
مدینهٔ شهر علم و باب آن علیؑ — کتاب حق دهد به ما ندای تو
ائمهٔ و صحابهٔ رهسپار تو — حدیث تو، کلام اوصیای تو
به آل تو همیشه دل سپرده ایم — درود ما به آل و اولیای تو
فدای عترت تو این وجود ما — که عترت تو می دهد دعای تو
نسیم خوش وزد ز بارگاه تو — تحیة الوداع دلگشای تو
کجا روم که جویمت به قلب خود — که قلب من طپد به خاکجای تو
به کعبه می روم که بیمنت مگر — حضور تو دهد به دل جلای تو
کلام حق دهد نوای احمدی — قرائتش مقام و اقتدای تو
به غار ثور معجز تو ام نظر — به عنکبوت و تار و پرده های تو

(جاری ہے)

# مدینے کی آس میں

خود کو فنا سے قبل تو دریافت کر ہی جا
اتنا تو کام کر کہ تسلی سے مر ہی جا

گر آیۂ حیات کا حرف جلی ہے تو
امکاں کی لوح پر بھی گھڑی بھر نکھر ہی جا

تو حسن کائنات کا تنہا ہے گر امیں
اے خستہ حال دیکھ ذرا بن سنور ہی جا

غواص تو ہی بحر حقیقت کا ہے اگر
اس بحر میں تو جی کو کڑا کے اتر ہی جا

دیکھا ہے کوئی خواب تو تعبیر اس کی ڈھونڈ
رکھتا ہے کوئی خوف تو اک بار ڈر ہی جا

کس بھیڑ میں تو چھوڑ کے آیا ہے اپنی روح ؟
فرصت ملے تو لینے کو اس کی خبر ہی جا

اس کی امید وصل کا سورج ہوا غروب
اب شام یاس ہو گئی ، اب اپنے گھر ہی جا

سوچا نہیں کبھی کہ ترا ہم نشیں بنوں
میں خاک پا ہوں مجھ پہ فقط پاؤں دھر ہی جا

دے تشنگی کی داد اب اے ساقی ازل
میں ہوں تہی پیالہ مرا جام بھر ہی جا

جس شہر میں کیا ہے مجھے تو نے بے وقار
اس شہر میں بنا کے مجھے معتبر ہی جا

اے جسم تجھ کو خاک ہے بننا تو بن ابھی
اے دل اگر سنبھلنا نہیں تو بکھر ہی جا

منظر نہیں بدلنا تو آنکھیں نکال دے
بہتر ہے اب بنا کے مجھے بے بصر ہی جا

آلودہ تجھ کو راحت دنیا نے کر دیا
اے درد تو بھی مسند دل سے اتر ہی جا

بقیہ صفحہ ۲۰ پر

# نوائے صوفیہ

راسخ گوروی

یوں رواں حق کے سفر میں ہے نوائے صوفیہ
جملہ عالم کی نظر میں ہے نوائے صوفیہ

اس کے رستے میں کبھی حائل ہوئی تھیں ظلمتیں
ضوفشاں اب بحر و بر میں ہے نوائے صوفیہ

جن کے جینے کے اصول احکام اللہ و رسولؐ
ان خدا ترسوں کے گھر میں ہے نوائے صوفیہ

لے کے نوربخشؒ و علی ثانیؒ کے ارشادات پاک
جلوہ گر ہر اک نگر میں ہے نوائے صوفیہ

اتحاد عالم اسلام کی جب بات ہو
معتبر سب کی نظر میں ہے نوائے صوفیہ

باوجود ان خوبیوں کے دیکھنا راسخؔ کہ آج
مشکلات مال و زر میں ہے نوائے صوفیہ

**بقیہ: مدینے کی آس**

کس نے کہا کہ لے کے متاعِ ہنر ہی جا
سوئے مدینہ غازی لئے چشم تر ہی جا

آقا بہت تہی ہے مرا دامن نصیب
رحمت کی آس سے اسے اک بار بھر ہی جا

غازی کٹے گی عمر مدینے کی آس میں
میں خود سے کیوں کہوں گا کہ "بہتر ہے مر ہی جا"

# آئینہ اسلامی

جی۔ایچ معروفی و غلام حسن نوربخش





نام کتاب۔آئینہ اسلامی
مؤلف۔مولانا شکور علی انور
نظرثانی۔علامہ محمد بشیر
صفحات۔۲۳۳

قیمت۔۴۰روپے

ناشر۔ندوہ اسلامیہ صوفیہ نوربخشیہ کراچی

ماضی قریب میں مولانا شکور علی انور کی نئی کتاب "آئینہ اسلامی" چھپ کر مارکیٹ میں آئی ہے۔مولانا شکور علی انور کا نام قارئین نوائے صوفیہ کے لئے محتاج تعارف نہیں ہے۔آپ کے مضامین بکثرت نوائے صوفیہ کے صفحات کی زینت بنتے رہتے ہیں اور اپنے عالمانہ اور محققانہ معیار کے باعث قارئین میں مقبول ہیں۔مولانا صاحب کا تعلق بلتستان کے علاقہ کورو سے ہیں۔فی الوقت گلگت میں رہائش پذیر ہیں اور جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ گلگت کے پیش امام اور خطیب ہیں۔آپ فاضل عربی اور تنظیم المدارس کے اجازات کے حامل ایک مستند عالم دین ہونے کے علاوہ جدید علوم پر دسترس رکھنے والے ایک استاد کامل ہیں۔

آئینہ نوربخشی دراصل ان چودہ روحانی نعروں کے تعارف اور تشریح پر مشتمل ایک کتاب ہے جو دعوات صوفیہ کے متن میں کلمہ تہلیل کا جزو ہیں اور جن کی تفصیل یوں ہے۔

| | |
|---|---|
| بندہ | خدا |
| ذریت | آدمؑ |
| ملت | ابراہیمؑ |
| امت | محمدؐ |
| دین | اسلام |
| کتاب | قرآن |
| کعبہ | قبلہ |
| متابعت | سنت |
| محب | علیؑ |
| سلسلہ | ذہب |
| مذہب | صوفیہ |
| مشرب | ہمدانیہ |
| روش | نوربخشیہ |
| مرید | مرشد |

یہ روحانی نعرے غالباً دعوات صوفیہ کی تصنیف کے زمانے سے ہی بے حد مقبول عام چلے آرہے ہیں۔دعوات صوفیہ کے علاوہ مولوی خلیل الرحمن بلغاری نے طبقات نوریہ، سید قاسم شاہ کھرکوی نے کتاب نوربخشیہ و تحفۂ قاسی اور اخوند حمزہ علی نے اپنی کتابوں میں انہیں نمایاں جگہ دی ہے۔ان کے علاوہ یہ تقریباً تمام قسم کے قاعدوں میں بھی آئے ہیں۔نیز علامہ محمد بشیر صاحب نے بھی اپنی ترجمہ کتابوں دعوات صوفیہ، کتاب الاعتقادیہ اور دینیات سیریز کے آخری سرورق پر ان نعروں کو درج کیا ہے اور یوں یہ ہر نوربخشی کی نوک زبان پر ہیں۔

ان روحانی نعروں کی اہمیت اس لئے واضح ہے کہ یہ صوفیہ نوربخشیہ کے بنیادی عقائد کا مجمل اظہار بھی ہے اور مفصل اظہار بھی۔جو شخص ان نعروں کی روح سے حقیقی واقفیت رکھے گا اس کے لئے نہ صرف صوفیہ نوربخشیہ کے عقائد کا خود مکمل فہم اور تعارف حاصل کرنا ممکن ہو جاتا ہے بلکہ اپنے مسلک کے عقائد پوچھا جانے کی صورت میں وہ کسی دیگر

مسلک کے پیروکار کے سامنے بھی اپنے عقائد کی واضح تصویر پیش کر سکتا ہے۔ یوں یہ ایک آئینے کی مانند ہیں جن میں ایک صوفی نوربخشی کے اعتقادی امور اور روحانی منزل کی تصویر واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے اس لئے اس کا نام "آئینہ اسلامی" یا "آئینہ نوربخشی" رکھنا بالکل بجا معلوم ہوتا ہے۔

مولانا شکور علی انور صاحب سب سے پہلے ایک روحانی نعرے کو درج کرتے ہیں پھر اس کا مفہوم لکھتے ہیں۔ پھر نعرے کے اجزاء کے صرفی و نحوی اور لغوی معنی بتاتے ہیں۔ اس کے بعد ان اجزاء کے ثبوت قرآن وحدیث اور کتب رجال سے نقل کرتے ہیں۔ یوں پورا نعرہ اپنی تمام ترنزاکتوں اور وضاحتوں کے ساتھ سامنے آتا ہے تو وہ دلنشین دعاؤں کے ساتھ باب کا اختتام کرتا ہے اور اگلا باب کرتا ہے۔ اس طرح ہر ہر جملہ قاری کے دلنشین ہو جاتا ہے۔ روحانی نعروں کی توضیح وتشریح کے سلسلے میں مولانا صاحب کی ریاضت قابل داد ہے۔ انہوں نے ہر بات کے لئے مختلف کتب ورسائل کے حوالے دیئے ہیں مگر افسوس انہوں نے صرف کتابوں کے نام دینے پر اکتفا کیا ہے کاش وہ صفحہ نمبر بھی درج کر دیتے۔

مولانا صاحب نے صوفیہ نوربخشیہ کے ان مقبول عام روحانی نعروں کی اس شرح وبسط کے ساتھ تشریح کی ہے کہ کسی بھی گوشے کو تشنہ نہیں رہنے دیا۔ علامہ محمد بشیر صاحب نے اپنی تقریظ میں بالکل بجا فرمایا ہے کہ۔

"کتاب آئینہ اسلامی کے منظر عام پر آنے سے ہماری ایک ضرورت بڑی حد تک پوری ہو گئی ہے۔ اس کے لئے پوری قوم مولانا انور صاحب کو خراج تحسین پیش کرتی ہے۔"

یہاں ضمناً ایک قابل افسوس صورت حال کا ذکر بھی بے جا نہ ہو گا کہ ایک مخصوص ترمیم پسند گروہ نے حسب روایت ان چودہ روحانی نعروں کو بھی تختہ مشق بنانے سے گریز نہیں کیا ہے اور ان کلمات قدسیہ کی گیارھویں شق میں ترمیم واضافہ کے مرتکب ہو رہے ہیں یوں اب ان نعروں کی تعداد جو ابتدا میں چہاردہ معصومین کی تعداد کے برابر تھی اب چودہ سے تجاوز کر گئی ہے۔ صحیح العقیدہ اہل صوفیہ کو اس طرح کے رجحانات کی سختی سے حوصلہ شکنی کرنی چاہئے تاکہ ہمارے بزرگان سلف کا یہ عظیم روحانی ورثہ محفوظ رہ سکے۔

تشریح و توضیح کے ضمن میں مولانا صاحب سے کچھ لغزشیں بھی ہوئی ہیں۔ ذیل میں دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ ص ۱۸۴۔۱۸۵ پر "آپ کا مذہب" کے ذیلی عنوان کے ذیل میں کتاب نوربخشیہ کے اشعار پیش کئے گئے ہیں۔ حالانکہ کتاب نوربخشیہ کا میر سید محمد نوربخشؒ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ سید قاسم شاہ کھرکوئی کی تصنیف ہے۔ صحیفۃ الاولیاء، دیوان نوربخشؒ اور واردات نوربخشؒ میر سید محمد نوربخشؒ کی منظوم تصانیف ہیں۔ ان کتابوں کے اشعار نہایت پرجوش اور صوری و معنوی محاسن کے مرقع ہیں۔ انور صاحب نے کتاب نوربخشیہ سے جو اشعار نقل کئے ہیں یہ نوربخشؒ کے اشعار نہیں ہیں کیونکہ ان کے عروض ہی نہیں ہیں۔ ایسے فارسی اشعار لکھنے والے قطعی نیم ملا ہوتے ہیں۔

ص ۱۵۷۔۱۵۸ پر جامعیت معنوی کے ذیلی عنوان سے یہ بتایا گیا ہے کہ سید محمد نوربخشؒ نے شاہ ہمدانؒ کی مشربیت کا اظہار کیا ہے۔ اس ضمن میں غزلیات سے ایک شعر اور صحیفۃ الاولیاء سے ایک شعر نقل کیا ہے۔ حالانکہ سید محمد نوربخشؒ کے دونوں اشعار میں شاہ ہمدان کی طرف نہیں بلکہ شاہ ہمدان کے ہم وطن شیخ محمد الوندی کی طرف اشارہ ہے جو میر سید محمد نوربخشؒ کے نامور مرید اور امام جماعت ہوتے تھے۔

اس طرح کچھ لفظی غلطیاں بھی موجود ہیں۔ امید کرنی چاہیئے کہ اگلے ایڈیشن میں انہیں درست کر دیا جائے گا۔

ایک اور تضاد کا گمان صفحہ ۲۱۵ پر "مقام غور" کے عنوان سے مؤلف کے خیالات پر ہوتا ہے۔ انہوں نے خانقاہوں اور عبادت گاہوں میں اعتکاف نشینی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ان کی ویرانی کا نقشہ کھینچا ہے۔ غالباً مؤلف جب یہ کتاب لکھ رہے تھے تو اس وقت نوربخشی خانقاہوں اور مسجدوں میں اعتکاف نشینی کی روایت کچھ کمزور پڑی ہوئی تھی بلکہ مفقود اور معدوم تھی لیکن جب کتاب کی اشاعت عمل میں آئی تو اس وقت حالات بدل چکے تھے اور اب نوربخشی خانقاہوں اور مسجدوں میں بے شمار پیر وجوان "اعتکاف نشینی" کی عظیم صوفیانہ روایت کو حیات نوبخشنے میں ہمہ تن مشغول نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اشاعت سے قبل انہیں "مقام غور" نامی عنوان پر دوبارہ غور کرنا چاہئے تھا۔

کتاب کا کاغذ گوارا اور کتابت غیر معیاری ہے جگہ جگہ

بقیہ صفحہ ۳۰ پر

# آپ کے مسائل اور ان کا حل

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے مفید سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں ۔ اس شمارے کے لئے منتخب کئے گئے سوالات کی تفصیل کچھ یوں ہے ۔

## سوالات

سوال نمبر۱۔ وضو یا غسل کی بجاآوری کے دوران دانتوں سے خون نکل آئے تو کیا کرنا چاہیئے۔

سوال نمبر۲۔ خطبہ جمعہ میں لغو گوئی یا ارکان کے پورے نہ ہونے کی بنا پر بڑی خرابی پیدا ہو جائے تو بعض جگہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ظہر کی ادائیگی بھی کی جانے والا واقعہ دیکھنے میں آتا ہے ۔ اس کا کیا حکم ہے ؟

سائل محمد یعقوب تھکس وادی سیاچن

سوال نمبر۳۔ مطلقہ حاملہ عورت کی طرف سے قبل از وقت حمل کو ضائع کروا دیا گیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے ؟

سوال نمبر۴۔ مطلقہ عورت خود کو غیر حاملہ ظاہر کرے حالانکہ وہ حاملہ تھی اور اس نے خفیہ طور پر اپنا حمل ضائع کروا دیا ہو تو کیا ہو گا جبکہ شوہر کو بھی اس کے حاملہ ہونے کا پتہ نہ ہو ۔

سائل احمد علی ایف ۔ آئی ۔ اے کرائم برانچ

سوال نمبر۵۔ کشمیر کے بعض علاقوں میں لڑکی والے لڑکے والوں سے مہر کے علاوہ "رن تھو" کے نام سے مزید غیر معمولی رقم وصول کرتے ہیں ۔ کیا یہ جائز ہے ؟

سائل اخوند علی حسن امبازی
ڈیرہ دون انڈیا

سوال نمبر۶۔ نماز میں شلوار کا کیا حکم ہے ؟

سوال نمبر۷۔ کیا سجدہ سہو کی بجاآوری ایک جانب سلام پھیر کر کی جاتی ہے ؟

سوال نمبر۸۔ نماز باجماعت کی صف بندی مکمل ہو چکی ہوتی ہے اور ایک آدمی دیر سے آکر اکیلا پیچھے کھڑا ہوتا ہے تو کیا وہ اگلی صف سے ایک نمازی کو کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کر سکتا ہے ؟

سوال نمبر۹۔ جمعۃ الوداع کے دن پڑھی جانے والی چار رکعتوں پر مشتمل نماز نفل آدھی سنت جمعہ پڑھ کر ادا کی جاتی ہے یا سنن جمعہ سے پہلے ؟

سوال نمبر۱۰۔ کبھی ہم ایسے علاقے میں پہنچ جاتے ہیں جہاں پر مسلمانوں کا وجود ہی نہیں تو کیا ہم وہاں پر غیر مسلم حضرات کے ہوٹلوں میں کھانا کھا سکتے ہیں ؟

سائل غلام محمد تیاقشی انڈیا

## جوابات

جواب نمبر۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

مسوڑھوں سے خون نکلنا وضو اور غسل کے موجبات میں شامل نہیں ہے ۔ لہٰذا وضو اور غسل کے دوران ایسا واقعہ ہو جائے تو کلی سے صاف کرے اور وضو یا غسل کو اختتام پذیر کرے ۔ از سر نو وضو اور غسل بجالانے کی شرعاً کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ ایسا کرنا بسا اوقات وضو اور غسل کے دوران معمول کی کارروائی ہے اس سے سوالات میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا ۔ اگر دوران غسل کلی نہ کرے بلکہ خون کو تھوک دے اور فراغت کے بعد کلی کرے تو یہ بھی درست ہے ۔ تاہم ایسا کرنا واجب نہیں ہے ۔

جواب نمبر۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

خطبہ جمعہ میں بگاڑ پیدا ہونے کو بنیاد بنا کر نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد نماز ظہر کی بجاآوری بھی کی جائے تو ایسا کرنا مضحکہ خیز شکل کی منہ بولتی تصویر ہے ۔ اگر کسی خطیب کے فن خطابت کی

بدولت جمعہ کا خطبہ خراب اور داغ دار ہو جائے تو ایسی صورت میں ایسے خطبے پر اکتفا کرنا درست نہیں ہے بلکہ دوسرا خطیب درست خطبہ جمعہ پڑھے پھر جمعہ کی نماز کی ادائیگی کی جائے۔ خطبہ میں واضح بگاڑ پیدا ہونے کے باوجود نماز جمعہ کی بجاآوری کی جائے اور بعد میں ظہر کی نماز بھی پڑھی جائے تو یہ رنگین عمل ہے شرعاً ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ ہاں جو لوگ وجوب جمعہ کے قائل نہیں وہ تو ہر حال میں جمعہ کی نماز کے بعد ظہر کی نماز بھی پڑھ لیتے ہیں کیونکہ اس عقیدے کے تحت جمعہ مسنون نماز ہے اور واجب نماز ظہر کی نعم البدل نہیں ہو سکتی۔

جواب نمبر ۳۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

مطلقہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے خواہ وضع حمل اپنے ٹھیک وقت پر ہو یا قبل از وقت ہو، حمل کو جان بوجھ کر ضائع کروایا جائے تمام صورتوں میں وضع حمل کا تحقق ہو جاتا ہے۔ وضع حمل پر اس کی عدت ختم ہو جائے گی اور وہ کسی ہونے والے شوہر کے ساتھ شادی رچا سکے گی۔ شرعاً اس کا یہی حکم ہے۔

جواب نمبر ۴۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اگر اس مطلقہ کی دروغ گوئی کا راز فاش ہو جائے تو یہاں پر بھی جواب وہی ہے جو جواب سوال نمبر ۳ کا ہے۔ اگر اس کی دروغ گوئی کا راز فاش نہ ہو جائے تو عام لوگوں کے نزدیک وہ مطلقہ غیر حاملہ ہے اور اس کے شوہر کے نزدیک بھی وہ غیر حاملہ ہے۔ لہذا غیر حاملہ مطلقہ کی عدت تین بار ماہواری سے پاک ہونا یا تین ماہ کا عرصہ بیت جانا ہے۔ چنانچہ شرعی فتوے کی رو سے وہ غیر حاملہ مطلقہ کی عدت گزارنے کے بعد کسی ہونے والے شوہر کے ساتھ شادی رچا سکے گی۔ حقیقت کو جان بوجھ کر چھپانے کی وجہ سے وہ گناہگار اور خطاکار عورت قرار پائے گی۔

جواب نمبر ۵۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یہ لوگوں کی طرف سے بنائی گئی رسموں میں شامل ہے۔ شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اسلامی معاشرے میں عام آدمی پر پڑنے والا ایک بڑا اقتصادی بوجھ ہے۔ لہذا اہل ایمان کے لئے اس قسم کی رسموں سے کنارہ کش رہنا ضروری ہے۔

جواب نمبر ۶۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز گزار کے لئے شرعاً قابل پردہ حصوں کی پردہ پوشی ضروری ہے خواہ وہ شلوار سے ہو یا کسی اور پوشاک سے۔ مرد کے لئے ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے حصوں کی پردہ پوشی شرعاً واجب ہے یاد رہے کہ دونوں گھٹنے بھی پردہ پوشی والے حصوں میں شامل ہیں۔ لہذا نماز گزار کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے گھٹنوں کو پردہ پوش رکھیں۔

جواب نمبر ۷۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

سجدہ سہو کی بجاآوری سے پہلے سلام پھیرنا صرف ایک جانب کو ہو تو مجموعہ شریعت محمدیہ کی رو سے درست نہیں۔ ہاں کسی مسنون حکم میں سہو ہونے کی صورت میں دونوں طرف کو سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کی نیت کر کے سہو کے دو سجدے بجالائے جاتے ہیں اور تشہد بھی پڑھ کر پھر سلام پھیرنے کا مرحلہ آتا ہے۔ ایسا کرنا بہتر قرار دیا گیا ہے۔ کسی واجب حکم میں سہو ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے پہلے سہو کے دو سجدے بجالائے جاتے ہیں پھر سلام پھیر دیا جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں سلام پھیرنے سے پہلے پہلے ہی سجدہ سہو کا حکم بجالانا بھی شرعاً روا رکھا گیا ہے۔

جواب نمبر ۸۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ایسے آدمی کو چاہئے کہ وہ اکیلا ہی پیچھے کھڑا ہو کر مقتدی بن کے اپنی نماز میں مصروف رہے۔ اگلی صف سے کسی کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ بسا اوقات اس سے جھگڑے جنم لیتے ہیں اور اس قسم کا اقدام قابل نفرت سمجھا جاتا ہے خواہ صف کے آخری حصے سے ہی کیوں نہ ہو۔

جواب نمبر ۹۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جمعۃ الوداع کے موقع پر پڑھی جانے والی چار رکعتوں پر مشتمل نماز نفل کی بجاآوری سنت جمعہ سے پہلے ہی کی جاتی ہے۔ عوام کی اصطلاح میں " نماز قضائے عمری " مشہور ہے۔ اس نماز کی بجاآوری کے بعد سنت جمعہ کی بجاآوری کرنا ہوتا ہے۔ اس سے پہلے نہ آدھی سنت اور نہ ہی پوری سنت بلکہ سنت جمعہ کا کوئی بھی حصہ اس نفل سے قبل ادا نہ کرنا ماثور طریقہ چلا آتا ہے۔

جواب نمبر ۱۰۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ایسے علاقوں میں آپ کو ان کے ہوٹلوں اور گھروں میں کھانا

بقیہ صفحہ [redacted] پر

# دنیائے تصوف کی خبریں

بی۔ اے۔ معروفی

## انجمن صوفیہ نوربخشیہ پرتاپور کا اجلاس

۲۸ فروری کو انجمن صوفیہ نوربخشیہ پرتاپور کا ایک اجلاس ہوا جو رات بارہ بجے تک جاری رہا۔ اس اجلاس کی صدارت جناب قربان علی صدر آل انڈیا انجمن صوفیہ نوربخشیہ اور جناب غلام قادر صدر آرگنائزنگ کمیٹی پرتاپور نے کی۔ جبکہ مہمانان خصوصی جناب ماسٹر حشمت اللہ ساکن ششناہ دراس، جناب علی محمد نائب صوبیدار دراس اور محمد حسین صاحب تھے۔ جناب ماسٹر حشمت اللہ صاحب نے اپنے دورہ نوبراہ کے بارے میں آگاہ کیا اور غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش قہستانی نور اللہ مرقدہ کی تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی تعلیمات کو صراط مستقیم قرار دیا اور نوجوانان اہل تصوف نوبراہ پر زور دیا کہ وہ دینی کاموں میں دلچسپی لیں۔ انہوں نے اراکین انجمن سے اپیل کی کہ وہ ہر گاؤں کی سطح پر ایک لائبریری کھولیں تاکہ انجمن صوفیہ نوربخشیہ تھگام کی جانب سے جو کتابیں چھپوا کر ارسال کی جائیں وہ اس اس لائبریری کے انچارج کے پاس محفوظ اور مطالعے کے لئے دستیاب رہ سکیں۔ اجلاس میں دراس کے اراکین انجمن اور ندوہ اسلامیہ نوربخشیہ رجسٹرڈ پاکستان کے علماء سے صوفیہ مشن سکول امباڑی کے ساتھ تعاون کی اپیل کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ جناب علامہ محمد بشیر صاحب کی خدمات کو اس مدرسے کے لئے وقف کر دیا جائے۔ اجلاس میں شامل نوربخشیہ آرگنائزنگ کمیٹی کے اراکین کے نام درج ذیل ہیں۔

جناب قربان علی صدر آل انڈیا نوربخشیہ
جناب غلام قادر صدر پرتاپور نوبراہ
علی رحمان سکریٹری پرتاپور نوبراہ
محمد کریم سپیکر پرتاپور نوبراہ
غلام محمد کشیر پرتاپور نوبراہ
شیر محمد ممبر پرتاپور نوبراہ
حسین علی ممبر پرتاپور نوبراہ
حسن علی
محمد کریم
عبدالرحیم
غلام حسین
غلام قادر
ماسٹر علی روزی

اس کے علاوہ نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی۔

غلام قادر سکریٹری
صوفیہ نوربخشیہ آرگنائزنگ کمیٹی
پرتاپور نوبراہ

## مدرسہ شاہ ہمدان کے سالانہ نتائج اور عظیم الشان جلسہ

دنیائے تصوف کی معروف دینی درسگاہ مدرسہ شاہ ہمدان کے چوتھے سالانہ امتحانی نتائج کے موقع پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں سیکڑوں اہل تصوف نے شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت سید امیر حمزہ تھلوی نے کی جبکہ میجر محمد امین صاحب مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہوئے۔ جلسے کا آغاز قاری محمد اسلم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور محمد نسیم رحمانی نے نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کی۔ اس موقع پر مہتمم مدرسہ شاہ ہمدان جناب دولت علی تھلوی نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مدرسہ کے منتظمین اور مخیر حضرات کے تعاون سے مدرسے کی دو منزلہ جدید عمارت، ہوسٹل اور کلاس رومز سمیت موجود ہے اور مدرسے کا چوتھا تعلیمی سال مکمل ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مبلغ اسلام شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے ترویج علم کے ساتھ ساتھ معرفت و معرفت کی ترقی کے لئے بھی اعلیٰ ہمہ معدہ الاہ و

کی خدمات حاصل کی تھیں۔ لہٰذا آج زمانہ بھی ہر شخص کو حصول علم کے ساتھ ساتھ معاشی استحکام کی بھی جدوجہد کرنی چاہیئے کیونکہ معاشی بدحالی انسان کو حقیقی معنوں میں حقوق اللہ کی پاسداری سے دور لے جاتی ہے۔

مدرسہ کے پرنسپل علامہ علی محمد ہادی نے طلباء کے سالانہ امتحانی نتائج کا اعلان کیا اور اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سلف صالحین کی تعلیمات کا تحفظ ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔

معروف شاعر احسان علی دانش نے اپنا کلام پیش کیا جسے سامعین نے خوب سراہا۔ عبدالرحمن طالب علم نے اردو میں اور سٹیج سیکریٹری سید حسن سرمیکی نے بلتی میں اپنا کلام سنایا۔

حاجی محمد علی سرمیکی نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ مدرسہ شاہ ہمدان نوربخشی دنیا کا سب سے بڑا اثاثہ ہے جس کے لئے ہم ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں انہوں نے مدرسے کے لئے دس ہزار روپے اور پوزیشن لینے والے طلباء کے لئے سو سو روپے انعام دینے کا اعلان کیا۔

شعلہ بیان مقرر مولانا محسن علی سرموی نے اپنے خطاب میں کہا کہ مدرسہ شاہ ہمدان کا قیام صرف ایک جذبہ صادق ایمانی کا نتیجہ تھا۔ آج اس مدرسے کا شمار ملک کے بہترین مدارس میں ہونے لگا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عزم صمیم کے ساتھ میدان عمل میں کودنا جملہ ناکامیوں کا بہترین علاج ہے۔ انہوں نے طلباء کی تعلیمی استعداد کی تعریف کی اور مشورہ دیا کہ مدرسہ میں جدید سائنسی علوم کا بھی اجراء کیا جائے۔

جناب محمد ابراہیم شنائی نے اپنے خطاب میں کہا کہ نوربخشیوں کے تاریخی پس منظر کے حوالے سے علم و عمل کی اہمیت پر زور دیا۔

مہمان خصوصی میجر محمد امین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمیں جملہ اختلافات کو بھلا کر اتفاق و اتحاد کا عملی مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

صدر محفل جناب سید امیر حمزہ نے آیت قرآنی قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ علم بذات خود نور ہے۔ ہمیں سلف صالحین کی تعلیمات کو عام کرکے نوربخشیوں کے درمیان محبت و یگانگت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مدرسہ شاہ ہمدان کے لئے ایک ہزار روپے عطیہ اور پوزیشن لینے والے طلباء کے لئے سو سو روپے انعام دینے کا اعلان کیا۔

بعد ازاں جناب حاجی محمد علی نائب صدر انجمن نے مدرسہ کے کامیاب طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ جناب غلام نبی سوشل ویلفیئر آفیسر نے طلباء کے لئے مبلغ پانچ سو روپے، جناب ڈاکٹر محمد تقی سرمیکی نے مدرسہ کے لئے ایک ہزار روپے اور جناب محمد علی اے کے آر ایس پی نے پوزیشن لینے والے طلباء کے لئے سو سو روپے انعام کا اعلان کیا۔

جناب صوفی غلام محمد صاحب نے تجویز پیش کی کہ مدرسہ شاہ ہمدان کا جو بھی طالب علم فاضل عربی اور بی۔اے پاس کرنے کے بعد ملک کی کسی بھی یونیورسٹی میں داخلہ لینا چاہے اس کے جملہ تعلیمی اخراجات مدرسہ برداشت کرے۔ حاضرین نے اس تجویز سے مکمل اتفاق کا اظہار کیا۔

آخر میں جناب مولانا محمد یوسف امام الجماعت مسجد شاہ ہمدان سکردو نے ان تمام حضرات کا پھر شکریہ ادا کیا جنہوں نے سٹلائٹ ٹاؤن کی مسجد اور مدرسہ کی تعمیر کے کام میں دست تعاون بڑھایا۔ انہوں نے اتحاد بین المسلمین اور صوفیہ نوربخشیہ کی ترقی و ترویج کے لئے دعائے خیر کی۔

## مدرسہ شاہ ہمدان میں نمایاں پوزیشن لینے والے طلباء کے نام

سال اول۔
عبدالرحمن دم سم۔ اول
علی حسن خپلو۔ دوم

سال دوم۔
فرمان علی شگری۔ اول
عابدین چھوربٹ۔ دوم

سال سوم۔
علی خان بلغاری۔ اول
سید سلطان محمد شگری۔ دوم

سال چہارم۔
غلام نبی تھگس۔ اول
کاچو اختر حسین بلغاری۔ دوم

## ماسٹر حشمت اللہ صاحب کا دورہ

کرگل دراس کی معروف مذہبی شخصیت ماسٹر حشمت اللہ راجہ صاحب علاقہ نوبراہ کا تفصیلی دورہ کر کے واپس کرگل پہنچ گئے ہیں۔ ان کے ہمراہ محمد حسین تھرونگس بھی موجود تھے۔ اس دورہ میں انہوں نے مختلف انجمنوں کے عہدیداروں سے ملاقات کی اور ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ اس ضمن میں انجمن صوفیہ ترتوک کے سکریٹری جناب ماسٹر علی ماترپا اور خزانچی علی بٹو کے ساتھ بھی انہوں نے تبادلہ خیال کیا۔ اس میٹنگ میں دراس اور نوبراہ کے نوربخشیوں کی تنظیموں کے درمیان تعاون اور رابطہ جاری رکھنے پر اتفاق ہوا۔ ۲۸ فروری ۱۹۹۹ کو انجمن صوفیہ نوربخشیہ آرگنائزنگ کمیٹی پرتاپور کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوا۔ اس میٹنگ میں جس کی صدارت جناب قربان علی صدر آل انڈیا نوبراہ نے کی اراکین کے علاوہ لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی اس محفل میں مہمان خصوصی ماسٹر حشمت اللہ نے بارہ ائمہ کرام کی روحانی فضیلت اور مقام پر بھی روشنی ڈالی۔ شرکاء نے امباڑی میں کھولے گئے صوفیہ مشن سکول کے ساتھ تعاون کی اپیل کی اور ندوہ اسلامیہ نوربخشیہ پاکستان کے علماء سے گزارش کی کہ وہ صوفیہ مشن سکول کے لئے ایک یا دو عالم دین بھیجنے کا بندوبست کریں۔ شرکاء نے علامہ محمد بشیر، ڈاکٹر غازی محمد نعیم، مولانا شکور علی انور اور جناب جی ایچ معروفی کا شکریہ ادا کیا جن کی کوششوں سے لداخ کے نوربخشیوں میں مذہبی شعور بیدار ہوا۔ میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ جو کتابیں انجمن صوفیہ نوربخشیہ تھسکام کی طرف سے چھپ کر آئیں گی ان کی فروخت اور حاصل شدہ رقم کی واپسی کا بندوبست کیا جائے گا۔

بقدانگ میں بھی ایک اہم میٹنگ ہوئی جس کی صدارت کونسلر غلام محمد حتہ پا ر لداخ نے کی۔ کونسلر صاحب نے اہل بقدانگ، اہل لداخ اور اہل دراس پر زور دیا کہ وہ صوفیہ مشن سکول امباڑی کے ساتھ تعاون کریں۔

ماسٹر حشمت اللہ صاحب ۵۷۰ کلومیٹر کے فاصلے پر پھیلے ہوئے اس علاقے کا دورہ کر کے کرگل واپس پہنچ چکے ہیں۔

## مدرسہ صوفیہ نوربخشیہ امباڑی یوپی میں تعلیمی سال کا آغاز

انڈیا اترپردیش میں امباڑی کے مقام پر آل انڈیا صوفیہ نوربخشیہ کے زیر اہتمام قائم کردہ دینی ادارہ مدرسہ صوفیہ نوربخشیہ امباڑی ڈیرہ دون اپنے تعلیمی سال کا باقاعدہ آغاز کر چکا ہے۔ یہاں تیس طلباء زیر تعلیم ہیں جن میں سے چوبیس طلباء نوبراہ کے اور باقی بچے مقامی ہیں۔

یاد رہے کہ اخوند علی حسن امام مسجد صوفیہ نوربخشیہ ڈیرہ دون نے اگست ۱۹۹۷ تا دسمبر ۱۹۹۷ علاقہ دراس، لداخ اور نوبراہ کا تفصیلی دورہ کیا تھا اور بقدانگ میں جناب سید آغا مہدی شاہ کی زیر قیادت ایک میٹنگ میں تمام تفصیلی امور طے کئے گئے تھے جس کے بعد ۲۶ فروری ۱۹۹۸ کو بروز جمعرات بمقام امباڑی ضلع ڈیرہ دون اترپردیش جناب صدر قربان علی ساکن پرتاپور نوبراہ اور جناب محمد یعقوب صدر انجمن صوفیہ نوربخشیہ ویلفیئر آرگنائزیشن امباڑی اترپردیش کی زیر نگرانی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں محترمہ زبیدہ زوجہ ابراہیم مرحوم یوچنگپہ نے مدرسہ کے لئے اپنی زمین فی سبیل اللہ وقف کرنے کا اعلان کیا اور ان کے صاحبزادوں جناب علی محمد، علی حسن اخوند، محمد یعقوب، محمد ایوب اور شیر علی نے اپنی والدہ کے اس فیصلے کو سراہا اور مدرسے کی بنیاد ڈال دی۔ اس موقع پر جن حضرات نے شرکت کی ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

انجمن صوفیہ نوربخشیہ ویلفیئر آرگنائزیشن نوبراہ کے عہدیداران

۱۔ غلام محمد حتہ پا ساکن بقدانگ۔ نگران اعلیٰ
۲۔ قربان علی ساکن پرتاپور۔ صدر انجمن
۳۔ حاجی محمد علی بقدانگ۔ جنرل سکریٹری
۴۔ عبدالحمید ساکن تیاقشی۔ نائب نگران اعلیٰ
۵۔ اخوند عبدو علی ساکن ڈسکٹ۔ ممبر

انجمن صوفیہ نوربخشیہ ویلفیئر آرگنائزیشن یوپی امباڑی کے عہدیداران

۱۔ اخوند علی حسن امباڑی۔ ناظم اعلیٰ
۲۔ محمد یعقوب منصوری۔ صدر
۳۔ محمد ہتواری کالسی۔ نائب صدر
۴۔ منشی حسن خیلوی۔ جنرل سکریٹری
۵۔ علی محمد یوچنگپہ۔ جوائنٹ سکریٹری
۶۔ جعفر علی تھلے۔ خزانچی
۷۔ نثار علی خیلوی۔ آڈیٹر

۸۔ محمد حسین شیلوی۔ ممبر
۹۔ علی محلے پا۔ ممبر
۱۰۔ محمد حسن چھوگمہ پا۔ ممبر
۱۱۔ عبدالشکور جگنو۔ ممبر

اے نوائے صوفیہ تیری ہوائے خوشگوار
اب اتر پردیش میں بھی لے کے آئی ہے بہار

اخوند علی حسن امام مسجد
صوفیہ نوربخشیہ امبازی اترپردیش

## تاریخی ورثہ کی حفاظت کی جائے

گزشتہ شمارے میں "مقام غور" کے عنوان سے جو خبر شائع ہوئی ہے اس سلسلے میں نوربخشی عوام کو مزید آگاہ کیا جاتا ہے کہ معروفیہ ٹرسٹ نامی تنظیم بظاہر مالی امداد کے بہانے نوربخشی آثار قدیمہ کو نیست و نابود کرنے کے ایک منظم منصوبے پر عمل پیرا ہے اور نوربخشی علاقوں میں موجود قدیم خانقاہوں اور مساجد کو مسمار کرکے ان کی جگہ امام بارگاہوں کی طرز پر عبادت گاہیں بنا رہی ہے۔ اس سلسلے میں غورسے کی خانقاہ کے علاوہ ہلدی کی خانقاہ کو بھی شہید کرکے اس کی جگہ من پسند ڈیزائن کی مسجد بنا کر مذکورہ ٹرسٹ کا بورڈ اور حضرت عباس علمدارؑ کے دست مبارک کا ماڈل نصب کیا گیا ہے جسے کسی وقت بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ معروفیہ ٹرسٹ والے سماجی کام کرنے کی بجائے تاریخی اہمیت کی حامل عبادت گاہوں کو شہید کرکے کوئی مفید خدمت سرانجام نہیں دے رہے۔ لہٰذا نوربخشی عوام اور محکمہ آثار قدیمہ دونوں کو بلتستان میں نوربخشیوں کے قدیم تاریخی ورثے کے تحفظ کے سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

غلام علی نوربخشی شیلو گانچھے

## نوربخشیوں کے تاریخی ورثے کی حفاظت کی جائے

بلتستان میں اہل تصوف کا دینی ورثہ دو صورتوں میں موجود ہے۔ اولاً تصوف کے مخصوص عبادات و اعمال اور ورد و وظائف اور ثانیاً اہل صوفیہ نوربخشیہ کے عظیم بزرگان سلف کی تعمیر کردہ خانقاہیں اور مسجدیں۔

یہ دونوں چیزیں نوربخشیوں کی مذہبی پہچان اور امتیاز کا اہم ترین ذریعہ ہیں۔ ایک کا وجود باطنی ہے اور دوسری کا ظاہری۔

نوربخشیوں کو ان کے باطنی اور روحانی ورثے سے محروم کرنے کی تمام تر کوششیں رائیگاں ہو جانے کے بعد کچھ عناصر اب ان کے ظاہری ورثے کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں جو خانقاہوں اور مسجدوں کی صورت میں ایک عظیم روحانی اثر اور برکت کو سمیٹے ہوئے سات صدیوں سے موجود ہیں۔ یہ مسجدیں اپنی مخصوص طرز تعمیر اور اعلیٰ چوب کاری کے نمونوں کے باعث ایک عظیم تاریخی ورثہ بھی ہیں جن سے ہمارے اسلاف کے فن تعمیر میں مہارت اور ان کے خلوص اور خدا دوستی کا اندازہ ہوتا ہے۔

مذکورہ عناصر نے اولاً ان قدیم خانقاہوں اور مساجد پر دعویٰ ملکیت جتانے کی کوشش کی مگر ناکام ہونے کے بعد ایک اور حربہ اختیار کرنا شروع کیا ہے جو درج ذیل ہے۔

یہ لوگ پرانی خانقاہوں اور مسجدوں کو بوسیدہ کہہ کر یا آبادی میں اضافے کے لحاظ سے چھوٹا اور ناکافی قرار دے کر انہیں مسمار کرنے اور ان کی جگہ نئی عمارتیں قائم کرنے کی طرف اہل نوربخشیہ کو راغب کرتے ہیں اور اس سلسلے میں خطیر رقم کی پیش کش بھی کرتے ہیں۔ ماضی قریب میں معروفیہ ٹرسٹ نامی تنظیم نے کئی خوبصورت مسجدیں اور خانقاہیں شہید کرکے ان کی جگہ نئی عمارتیں تعمیر کی ہیں اور اہل نوربخشیہ کو ان کے خوبصورت مذہبی ورثے سے محروم کرنے کے علاوہ ان نو تعمیر مسجدوں اور خانقاہوں پر من پسند ناموں کے بورڈ بھی آویزاں کر دیئے ہیں۔

مقام غور ہے کہ یہ عنایت صرف نوربخشیہ مکتب فکر والوں پر ہی کیوں ہوتی ہے؟ اگر بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات پوری کرنا مقصود ہے تو قدیم مساجد اور خانقاہوں کو اپنی اصل حالت میں چھوڑ کر نئی جگہ نئی مسجدیں کیوں تعمیر نہیں کی جاتیں یا انہی خانقاہوں سے ملحقہ جگہوں کو مسجدوں کے اندر شامل کرکے گنجائش میں اضافہ کیوں نہیں کیا جاتا؟ نیز یہ کہ ان مسجدوں پر مخصوص بورڈ کیوں آویزاں کئے جاتے ہیں؟

جہاں جہاں جدت پسندی کی یہ انوکھی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے وہاں وہاں غریب اہل صوفیہ نوربخشیہ یہ کہنے پر مجبور نظر آتے ہیں۔ اھلن مہ کردم شماعذر بکنید

عبداللہ خان

# لیگل کمیٹی نوربخشیہ کا جلسہ

لیگل کمیٹی کراچی نے اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے بلتستان سے کراچی تشریف لائے ہوئے علماء کرام، طلباء اور دیگر مہمانان گرامی کے اعزاز میں مورخہ ۷ مارچ ۱۹۹۹ء کو عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا جس میں کراچی میں مقیم نوربخشی تنظیموں نے عہدیداروں اور نوربخشی عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ صوفی عبدالرحمان کی تلاوت کلام پاک کے بعد سید شہاب الدین ترموی نے اپنی پرجوش تقریر میں منافقین دین سے ملت اسلامیہ وملت نوربخشیہ کو پہنچنے والے نقصانات سے عوام کو آگاہ کیا۔ علامہ علی محمد نے فقہ الاحوط اور دیگر کتب فقہ کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ دور جدید کے تمام مسائل کو فقہ الاحوط کی روشنی میں حل کیا جا سکتا ہے۔ حاجی محمد علی شبیری نے قرآن و سنت کی روشنی میں کلمہ آمنت باللہ کی تشریح کی۔ مہمان خصوصی جناب قاری محمد ابراہیم نے مسلک صوفیہ نوربخشیہ میں اعتکاف کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ اعتکاف تزکیہ نفس، قرب الہی اور سکون قلب کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے تمام انبیاء، ائمہ طاہرین اور اسلاف صالحین کا اختیار کردہ راستہ ہے۔ چیرمین لیگل کمیٹی کرنل غلام حیدر صاحب نے گزشتہ چند سالوں میں ملت نوربخشیہ کے خلاف ہونے والی درپردہ سازشوں سے عوام کو آگاہ کرتے ہوئے ان سازشوں کو ناکام کرنے کے سلسلے میں نوربخشیہ لیگل کمیٹی کے کردار کا ذکر کیا اور نوربخشی عوام کو اتحاد واتفاق کے لئے جدوجہد کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں سید انور حسین نے ملت نوربخشیہ کے اتحاد و اتفاق اور لیگل کمیٹی کی کامیابی کے لئے دعا کی۔

محمد حسن دلشاد سکریٹری
لیگل کمیٹی نوربخشیہ کراچی




کرنل غلام حیدر صاحب عید ملن پارٹی سے خطاب کر رہے ہیں۔



اے۔کے معروفی جنہوں نے کے جی ون میں دوسری پوزیشن حاصل کر کے اعزازی کپ جیتا۔



حسان نعیم جنہوں نے آئی ایم سی بی کے داخلہ امتحانات میں اول پوزیشن حاصل کی۔



محمد اویس ولد محمد عیسیٰ پبلک سکول سکردو سے جماعت دوم میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے پر سکریٹری ایجوکیشن سے شیلڈ حاصل کرتے ہوئے۔



زین الحسنین حسن جنہوں نے آئی ایم سی جی اسلام آباد سے دوسری جماعت کے سالانہ امتحانات میں ننانوے فیصد نمبر کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کی، کرنل غلام سرور سے گولڈ میڈل حاصل کرتے ہوئے۔

## انجمن فلاح و بہبود سرموں ترکری کراچی کا اجلاس

انجمن فلاح و بہبود ترکری گند کراچی کا ایک اجلاس صدر عبدالکریم انوا کی زیر صدارت ہوا۔ شرکاء نے حکومت پاکستان کی جانب سے علامہ سرموں ترکری گند کے متاثرین کو رینجبو تھنگ سے ۵۰۰ کنال زمین کے الاٹمنٹ پر انتہائی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے وزارت امور کشمیر و شمالی علاقہ کے اس اقدام کو سراہا اور وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب اور وزیر امور شمالی علاقہ جناب عبدالحمید ملک کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک مفاد پرست ٹولہ عوام سے بھتہ وصول کرنے کے لئے حکومتی انتقال کردہ اراضی پر مقدمہ کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہے جو حکومت پاکستان کے فیصلے کے خلاف ایک بغاوت کے مترادف ہے لہٰذا عوامی نمائندوں اور ضلعی انتظامیہ کو ان کے خلاف اقدام کرنا چاہئے۔

غلام حسین صدر انجمن

بقیہ — [illegible]

کھانے کے سوا کوئی چارہ کار سرے سے نہ ہو اور آپ ایسا کرنے پر مجبور محض ہوں تو ان کے ہوٹلوں اور گھروں میں کھانا کھا سکتے ہیں لیکن خیال رہے کہ کھانا کسی حرام چیز کا نہ ہو۔ تاہم یہ بھی کافی حد تک ایک مفروضہ سوال ہے ورنہ ان کے ہوٹلوں اور گھروں کے سوا دیگر ذرائع سے بھی آپ کو حلال کھانا مل سکتا ہے آپ حلال کھانے کی تلاش کریں یہ کوئی ناممکن کام نہیں ہے۔

امید ہے کہ معزز سائلین اپنے سوالوں کے جواب سے مطمئن ہو جائیں گے۔

بقیہ — آئینہ اسلام

پروف خوانی میں سقم نظر آتا ہے۔ تاہم اپنے موضوع پر یہ ایک بھرپور کتاب ہے جس کا ہر نور بخشی گھر میں موجود ہونا ضروری ہے۔ ۲۳۳ صفحات پر مشتمل مضبوط جلد اور خوبصورت گیٹ اپ کی کتاب کی قیمت کو صرف چالیس روپے کی ارزاں قیمت میں پیش کرنا ندوہ اسلامیہ کے ارباب حل و عقد کا کارنامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انور صاحب کے قلم میں اور بھی زور پیدا فرمائے اور انہیں دین کی خدمت کے مواقع ارزانی فرمائے۔



## اخوند علی غربوچنگ کا سانحہ ارتحال

خپلو بلتستان کے معروف صوفی بزرگ الحاج اخوند علی صاحب غربوچنگ والے مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی ذات ملت نوربخشیہ کے لئے ایک سرمایہ تھی۔ انہوں نے خپلو میں دینی مدرسہ کے قیام کے لئے انتھک محنت کر کے پہلا ادارہ قائم کیا۔ وہ اسلام آباد کے جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ میں بھی امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آج ان کے بہت سے شاگرد ملک کے مختلف علاقوں میں دینی و سماجی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مرحوم کا آخری انٹرویو ان کی وفات سے کچھ عرصہ قبل نوائے صوفیہ میں شائع ہوا تھا۔ اخوند صاحب کی وفات پر جملہ اہل نوربخشیہ نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ ادارہ نوائے صوفیہ بھی ان کی وفات پر ان کے اہل خاندان بالخصوص ان کے دونوں فرزندوں اخوند اصغر علی صاحب اور اخوند محمد صاحب کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

(ادارہ)

## سید سعادت جان کھرکوی کا انتقال

اترکاش ذیرہ دون میں مرحوم سید قاسم شاہ کھرکوی کے پوتے سید سعادت جان کھرکوی مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ مرحوم امبازی سے تقریباً ۱۵ کلومیٹر کے فاصلے پر اترکاش نامی جگہ پر رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اخوند علی حسن امبازی

## معروف سماجی شخصیت چیرمین یوسف صاحب کو صدمہ

خپلو کی معروف، سیاسی سماجی اور مذہبی شخصیت چیرمین محمد یوسف کی والدہ انتقال کر گئیں جو گزشتہ چند سالوں سے علیل تھیں اور جن کی عمر تقریباً ۹۵ سال تھی۔ ان کے جنازے میں خپلو کی مذہبی و سیاسی شخصیات کے علاوہ سرکاری آفیسران کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ ان ممتاز شخصیات نے چیرمین محمد یوسف صاحب سے تعزیت کی۔ ڈپٹی کمشنر گانچھے، ایس۔ پی خپلو، ممبران اے کونسل انجینئر محمد اسماعیل وفدا حسین زیدی اور دوسری نمایاں شخصیات بھی اس موقع پر موجود تھیں۔

## محمد یوسف بلغاری کا انتقال پر ملال

محلہ بلغار بونپوا کی معروف شخصیت محمد یوسف فیلڈ اسسٹنٹ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ ان کی وفات ایک عظیم نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

بابو فرمان علی بونپی

## اظہار تعزیت

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن ڈنس اور انجمن صوفیہ نوربخشیہ محلہ ڈنس کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا جس میں الحاج اخوند محمد ابراہیم صاحب پیش امام محلہ ڈنس و نائب خطیب خانقاہ نوربخشیہ خپلو کی اہلیہ کی اچانک رحلت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحومہ کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔

سکریٹری نشرواشاعت

این وائی ایف ڈنس یونٹ گانچھے

# قارئین کے خطوط

**ہومیوڈاکٹرایم - اے شاہد**

معروفی صاحب کے ارسال کردہ خط اور رسالے موصول ہو رہے ہیں - ہم ادارہ نوائے صوفیہ کے بے حد شکر گزار ہیں - رسالے میں قابل تعریف مضامین شائع ہو رہے ہیں لیکن بعض حضرات کی غیر ذمہ دارانہ اور بے جا تنقید قابل افسوس ہے - خدا نہ کرے کہ نوائے صوفیہ آنکھوں سے اوجھل ہو - تمام قارئین نوائے صوفیہ اور اس رسالے کے چاہنے والوں سے اپیل ہے کہ وہ اس رسالے کی حمایت اور اس کے ساتھ تعاون جاری رکھیں -

اسبازی مدرسہ کے لئے پانچویں جماعت تک کی دینیات ارسال کریں نیز مدرسہ کے خرچ کے لئے بھی آپ لوگوں سے تعاون کی اپیل ہے -

انڈیا کے نوربخشی عوام کی جانب سے پاکستان میں بسنے والے تمام نوربخشی بھائیوں کی خدمت میں ہدیہ سلام پیش ہے -



اخوند علی حسن اسبازی ڈیرہ دون اترپردیش انڈیا

---

نوائے صوفیہ کے پچاسویں شمارے کی اشاعت پر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں - مسلک نوربخشیہ کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانا آپ مجاہدین کی شب و روز کی محنت کا نتیجہ ہے - سالانہ چندہ جناب سلیم صاحب کے پاس جمع کروایا ہے -

اصغر علی مدرس غربوچنگ

(جواب - آپ کا چندہ مل چکا ہے - ریمائنڈر کو نظرانداز کیجئے - شکریہ)

تمام پاکستانی بھائیوں کو عید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں - چند مصروفیات کے پیش نظر خط لکھنے میں تاخیر ہوئی - پچھلے شمارے میں شارجہ سے جناب کاچو فدا حسین شار گو نے انڈیا کے نوربخشی مسلمانوں کے مکمل ایڈریس بھیجنے کی گزارش کی تھی - برائے مہربانی آپ یہ کام سرانجام دیں تاکہ ہمارا ان سے رابطہ ہو سکے -

عبدالرشید کرگل انڈیا

آپ کی ارسال کردہ کتابیں اور قبلہ علامہ صاحب اور معروفی صاحب کی تصویریں موصول ہوئیں - ماسٹر حشمت اللہ صاحب ہمارے درمیان ایک پل کا کردار ادا کر رہے ہیں ان کی شب و روز کی محنت اور دین سے قلبی لگاؤ کے باعث اب ہندوستان میں نوربخشی تعلیمات بھی تیزی سے پھیل رہی ہیں - نوائے صوفیہ کے فوٹو گرافر جناب غلام حیدر صاحب کی مذہبی خدمات پر انہیں ہماری طرف سے سلام عقیدت پیش کریں - چند اور کتابیں درکار ہیں ارسال کرنے کی گزارش ہے -

(نام پڑھا نہیں جاتا)

نوکو دراس انڈیا

نوائے صوفیہ کی ترقی اور آپ حضرات کی درازی عمر کے لئے ہمیشہ دعا گو ہوں - پچھلے شمارے میں ہمارے سوالوں کے جواب تفصیل سے شائع ہوئے تھے جس کے لئے تہہ دل سے شکر گزار ہیں - آپ لوگوں کی مذہبی خدمات کی وجہ سے نوائے صوفیہ نے یہاں کے نوربخشیوں کو نئی توانائی عطا کی ہے اور ہم فخر سے اپنی تعلیمات کا پرچار کر سکتے ہیں - خدارا نوائے صوفیہ کو کسی صورت بند کرنے کا نہ سوچیں - ہم اپنی جائیداد بیچ کر بھی مدد کرنے کو تیار ہیں - اگر نوائے صوفیہ کسی وجہ سے بند ہو گیا تو ہم ہندوستان کے نوربخشی پھر سے اندھیری راہوں میں بھٹک جائیں گے - چند سوالات ارسال ہیں جواب سے نوازیں -

غلام محمد حیا قشی ہندوستان

# نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

مل کے بولو سبھی یا نبیؐ یا نبیؐ
عاشقو اصل میں ہے یہی بندگی

اسم احمدؐ رگوں میں ہے ، سانسوں میں ہے
اسم احمدؐ دلوں میں ، نگاہوں میں ہے
اسم احمدؐ سے دل کی کلی کھل گئی

مل کے بولو سبھی یا نبیؐ یا نبیؐ
عاشقو اصل میں ہے یہی بندگی

سر جھکاؤ سبھی وقت تعظیم ہے
ایسی تعظیم ہی اپنی تکریم ہے
اسم اعلیٰ احمدؐ ہے نور جلی

مل کے بولو سبھی یا نبیؐ یا نبیؐ
عاشقو اصل میں ہے یہی بندگی

اپنے روضے پہ اب جلد بلوائیے
میری قسمت کھلے ، میری بگڑی بنے
پھر میں سمجھوں گا ہے زندگی زندگی

مل کے بولو سبھی یا نبیؐ یا نبیؐ
عاشقو اصل میں ہے یہی بندگی

دل لگا کر خدایا عبادت کروں
سبز گنبد کی جا کر زیارت کروں
ہے یہی آرزو ، ہے یہی تشنگی

مل کے بولو سبھی یا نبیؐ یا نبیؐ
عاشقو اصل میں ہے یہی بندگی

میں یہاں ہوں مرا دل مدینے میں ہے
یا مدینہ بسا میرے سینے میں ہے
کیسی اچھی ہے احسان یہ عاشقی

مل کے بولو سبھی یا نبیؐ یا نبیؐ
عاشقو اصل میں ہے یہی بندگی